رجسٹریشن نمبر 20333-36 سی پی ایل نمبر FD-107

راہنمائے خواتین

جلد نمبر 11 اکتوبر 2016ء شمارہ نمبر 10
محرم الحرام 1438ھ



سورۃ الانعام ایک نظر میں

رسول اللہ ﷺ کی نظر میں ازواج مطہرات کی قدر و منزلت

سیدنا امام حسین کا خطبہ عاشور

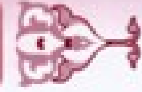
سیدہ فاطمۃ الزہرہ

سیدہ زینب کی جرات و بہادری

سودہ

- عہد نبوی میں خواتین کی معاشی سرگرمیاں
- مسلمان عورت کے لئے ضروری احکامات
- پہلی ملاقات صوفی، صوفی کی نظر میں
- زبان کیا کیا گل کھلاتی ہے
- درود پاک کی برکات

عبادت کی برکت



دانتوں کی تکالیف



1۔ منجن عضیب: آک کے پتے سایہ میں خشک کریں۔ پیس لیں۔ برابر مقدار میں سیاہ مرچ بوقت ضرورت مل لیں۔

۲۔ درددانت: ادرک چھیل کر نمک ملائیں اور اسے درد والی جگہ پر رکھیں۔

۳۔ دانتوں سے خون آنا: پھٹکڑی 6 ماشہ باریک کر کے ایک پاؤ پانی میں حل کریں اور کلیاں کرائیں یا لکڑی جامن کا کوئلہ ایک تولہ، پھٹکڑی ایک تولہ دونوں کو پیس کر ملائیں اور دانتوں پر ملیں۔

۴۔ داڑھ کا درد: حقے کی چلم سے گل سوختہ داڑھ پر ملیں۔

۵۔ منہ کی بدبو: آم کی شاخ سے مسواک کریں، بدبو دور ہو جائے گی۔

۶۔ دانت ہلنا: برگ ببول چبائیں دانت نہیں ہلیں گے اور خون بھی بند ہو جائے گا۔

۷۔ درددانت: ہلدی کی گانٹھ کو متعلقہ دانت کے نیچے دبائیں۔

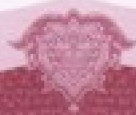
۸۔ درددانت: کوڑتمہ کی جڑ کی مسواک کریں۔

۹۔ دانت کے کیڑے: چنبیلی کے چند پتے چبانے سے دانت کے کیڑے مرجاتے ہیں۔

۱۰۔ منجن دندان: جامن کے پتوں کو خشک کر کے باریک سفوف کریں اور منجن استعمال کریں۔

۱۱۔ درد داڑھ: مرچ گول سرخ 5 عدد، بھوری بھینس کا مکھن 5 تولہ آگ پر رکھیں۔ مرچ جل جائے تو نکال کر باہر پھینکیں جس داڑھ میں درد ہو اس کے مخالف کان میں دو تین قطرے ڈالیں اور مل لیں فوراً آرام آجائے گا۔ یا جس طرف درد داڑھ ہو اس طرف ہاتھ کے انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی کے درمیانہ حصہ میں لہسن کوٹ کر لگدی بنا لیں۔ 1/2 گھنٹہ کے بعد داڑھ کو آرام آجائے گا۔

(اقتباس.... مجھے شفا کیسے ملی)



Reg.No.20333-36 ● CPL No.FD-107

انجمن اصلاح معاشرہ کے زیر اہتمام خواتین کیلئے اپنی طرز کا واحد جریدہ

راہنمائے خواتین

جلد نمبر 11 ستمبر 2016ء شمارہ نمبر 10

محرم الحرام 1438ھ



قیمت فی شمارہ 35 روپے

زر تعاون: سالانہ 360 روپے علاوہ ڈاک خرچ

آئینہ ترتیب

خط و کتابت کا پتہ: آفس ماہنامہ راہنمائے خواتین 57-C ماڈل ٹاؤن فیصل آباد
041-2639940

حبیب بینک جناح کالونی برانچ اکاؤنٹ نمبر A/C 09037900113203

پبلشر محمد افضل سعید نے صبح نور پرنٹنگ پریس سے چھپوا کر 57-C ماڈل ٹاؤن فیصل آباد سے شائع کیا

تعارف سورۃ الانعام ایک نظر میں

تحریر: عائشہ صدیقہ پرنسپل البرحان ایجوکیشنل سسٹم

اس سورۃ کا نام الانعام، رکوع 20 ہیں، آیات 165 ہیں۔

اس سورۃ میں انعام (مویشیوں کی حلت وحرمت کا ذکر کیا گیا اور کفار کے جو فاسد خیالات ان جانوروں کے بارے میں تھے ان کا رد کیا گیا، اس لئے اس کا نام الانعام رکھا گیا۔)

(۱)..... مکہ کے لوگ تقریباً مشرک اور بت پرست تھے، پتھر کے بت اور مٹی کی بے جان مورتیوں کو انہوں نے خدا بنا لیا تھا جب حضور ﷺ نے انہیں خبردار کیا کہ خدا یہ نہیں خدا تو وہ ہے جو زمین و آسمان کا خالق ہے ہر چیز پر قادر ہے، اس کے علم سے کائنات کا کوئی ذرہ بھی چھپا ہوا نہیں، یہاں تک کہ تنگ و تاریک غار میں ایک چیونٹی بھی اس کے علم میں ہے اور وہ ذات اس کے رینگنے کی آواز بھی سنتی ہے۔ یہ سب باتیں سن کر حیران و ششدر رہ گئے اور بولے یہ تو بڑی عجیب بات ہے کہ خدا صرف ایک ہی ہے۔

(۲)..... دلائل توحید: قرآن نے اپنے پڑھنے والوں کو اس سورۃ میں توحید کے بارے میں غور و فکر کی دعوت دی کہ آؤ دیکھو کہ یہ سورج، یہ چاند کس کی کبریائی کے شاہکار ہیں۔ زمین کی سطح پر لہلہاتے کھیت، رنگا رنگ پھول قسم قسم کے پھل کس کی قدرت کے شاہکار ہیں یہ گھنگھور گھٹائیں اور ان سے ٹپکنے والے بارش کے قطرے کس کی رحمت کے مظہر ہیں صرف اللہ وحدہ لاشریک کے۔

(۳)..... مشرکین کا رویہ: اسلام، قرآن اور صاحب قرآن سے مشرکین کی مخالفت کے مقابلے میں ان کے پاس کوئی دلیل نہ تھی بلکہ ان کا سارا سرمایہ مذاق اور طرح طرح کی حجت بازیاں تھیں مثلاً خدا ہمیں نظر کیوں نہیں آتا، وحی لانے والا فرشتہ نظر کیوں نہیں آتا، اس یتیم کو رسالت کے لئے کیوں چن لیا گیا اس طرح کے فضول اعتراضات وہ بڑی شد و مد سے کرتے تھے، اس سورۃ میں اس کا رد کیا گیا۔

(۴)..... تسلی واطمینان

جب نور حق کی طرف ان کی رہنمائی کی جاتی تو مشرکین ضد و ہٹ دھرمی سے باز نہ آتے، ایمان نہ لاتے، جس سے ہادیٔ برحق کا دل رحیم رنجیدہ ہو جاتا، اللہ تعالیٰ اس سورۃ میں اپنے محبوب ﷺ کو بار بار تسلیاں دیتا ہے کہ آپ رنجیدہ نہ ہوں آپ سے پہلے جتنے انبیاء کرام علیہم السلام آئے ان کی اُمتوں نے بھی انہیں اذیتیں پہنچائیں انہوں نے صبر کیا آپ کو بھی صبر کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے بعید نہیں کہ وہ چشم زدن پلک جھپکنے میں سب کو اسلام لانے پر مجبور کر دے لیکن یہ اس کی قسمت کے خلاف ہے ورنہ ابراہیم اور نمرود کی پہچان کیسے ہو، حسین اور یزید کا امتیاز کیونکر ہو۔

(۵)..... مشرکانہ رسوم: اس سورۃ میں مشرکانہ رسوم کا بھی رد کر دیا گیا جو انہوں نے جانوروں کی حلت وحرمت پر مقرر کر رکھی تھیں۔

رکوع 15 میں مکارم اخلاق کی تعلیم اور اخلاق رذیلہ سے منع کیا گیا۔ اس سورۃ کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو حکم فرمادیا کہ "یارسول اللہ (ﷺ) آپ ارشاد فرمادیجئے بے شک میری نماز میرے آداب زندگی اور میرا جینا اور میرا مرنا اس اللہ کے لئے ہے جو اہل جہاں کا پروردگار ہے۔ (1)

حوالہ:..... (سورۃ الانعام:165)

سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا خطبہ عاشور

محمد افضل سعید کی ڈائری سے ایک ورق

10 محرم 61ھ جمعہ کا دن ہے۔ نواسہ رسول سیدنا امام حسین ؓ نے نماز فجر باجماعت آخری ادا فرمائی۔ دن چڑھ گیا، سورج بلند ہو گیا۔ ہر طرف روشنی پھیل گئی۔

نواسہ رسول ؓ نے اپنی اونٹنی منگوائی، ایک ہاتھ میں قرآن پکڑا، سر انور پر عمامہ باندھا اور یزیدی لشکر سے یوں مخاطب ہوئے۔

لوگو! میری بات سنو، جلدی نہ کرو، مجھے نصیحت کرنے دو، اپنے آنے کی وجہ بیان کرنے دو اگر میرا عذر معقول ہو اور تم اسے قبول کر سکو اور میرے ساتھ انصاف کر سکو تو تمہارے لئے خوش نصیبی کی بات ہوگی۔

میرا توکل ہر حالت میں پروردگار عالم پر ہے وہ نیکوکاروں کا حامی ہے جب یہ آواز اہل بیت تک پہنچی تو شدت غم سے بے اختیار ہو گئیں۔ آپ بے اختیار پکار اٹھے اللہ ابن عباس کی عمر دراز کرے (کیونکہ انہوں نے مکہ مکرمہ سے کوفہ روانگی کے وقت عورتوں کو ساتھ نہ لے جانے کا مشورہ دیا تھا۔)

آپ نے دوبارہ خطاب شروع کیا۔ لوگو! میرا حسب و نسب تو یاد کرو، میں کون ہوں؟ خوب غور کرو۔ گریبانوں میں جھانکو، کیا میرا قتل کرنا اور حرمت کا رشتہ توڑنا روا ہے۔ کیا تمہارے نبی کی بیٹی کا بیٹا نہیں۔ ان کے چچازاد کا بیٹا نہیں کیا سید الشہداء میرے باپ کے چچا نہیں؟ کیا تم نے نبی کا یہ فرمان نہیں سنا۔ الحسن والحسین سیدا شباب اہل الجنۃ اگر میرا یہ بیان سچا ہے اور ضرور سچا ہے کیونکہ میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا تو اب ننگی تلواروں سے میرا استقبال کرنا چاہتے ہو۔ واللہ اس روئے زمین پر میرے علاوہ کسی نبی کی بیٹی کا بیٹا موجود نہیں۔ میں نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ مجھے کس وجہ سے شہید کرنا چاہتے ہو۔

خدا کی قسم! ہوش سنبھالنے کے بعد آج تک جھوٹ نہیں بولا۔ کبھی وعدہ خلافی نہیں کی۔ نماز کو کبھی ترک نہیں کیا۔ کسی مومن کا دل آج تک نہیں دکھایا۔ تو تم بتلاؤ کہ کیا تمہیں برہنہ تلواروں اور نیزوں سے میرا خیر مقدم کرنا چاہیے؟ اگر تم میری بات پر یقین نہیں کرتے تو جابر بن عبداللہ انصاری ؓ سے دریافت کرو۔ ابوسعید خدری ؓ سے پوچھو۔ زید بن ارقم ؓ تمہیں بتائیں گے۔ انس بن مالک ؓ تمہیں مطلع کریں گے کہ انہوں نے میرے اور میرے بھائی کے بارے میں پیغمبر خدا کو یہ فرماتے سنا ہے یا نہیں؟ خدا کی قسم! اس وقت پوری کائنات میں میرے سوا کسی نبی کی بیٹی کا کوئی بیٹا موجود نہیں۔

میں نے عمر بھر کسی کا خون نہیں کیا۔ مجھ پر کسی کا قرض نہیں ہے مجھ پر کسی کا قصاص نہیں ہے۔ پھر میرا خون کرنا تمہارے لئے کیسے جائز ہو سکتا ہے؟

O.....ایک ایک کر کے سب جانثار رخصت ہونے لگے۔

O.....حضرت علی اکبر میدان جہاد میں آئے۔

انا علی بن حسین بن علی، نحن اھل البیت اولی بن النبی

آپ صورت و سیرت میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ ہیں۔ بہادری کے جوہر دکھائے۔ پیاس سے نڈھال ہوئے العطش، امام حسین نے فرمایا بیٹے صبر کرو، حوض کوثر سے سیرابی

کا وقت آ گیا، دستِ مصطفےٰ سے جام کوثر ملنے والا ہے۔ آخر لڑتے لڑتے شہادت کا تاج پہن لیا، حضرت امام حسین اپنے بازوؤں پر اُٹھا کر خیمہ میں لا کر رکھتے ہیں۔

حضرت امام زین العابدین بیمار ہونے کے باوجود کھڑے ہوئے، میدان میں جانے کی اجازت مانگی، فرمایا جان پدر میری امیدیں تمہارے ساتھ وابستہ ہیں، اہل بیت کون وطن لے جائے گا، عورتوں کی حفاظت کون کرے گا، جد و پدر کی امانتیں میں کس کے سپرد کروں گا۔ میری نسل کس سے چلے گی، حسینی سیدوں کا سلسلہ کس سے جاری ہوگا۔ تمہاری ہی روشنی سے دنیا جگمگائے گی۔

O.....حضرت امام حسین خود جنگ کے لئے تیار ہوئے۔ قبائے مصری پہنی، عمامہ رسول سر پر رکھا، سید الشہداء کی سپر پشت پر رکھی، حیدر کرار کی ذوالفقار حیدری حمائل کی اور میدان کربلا کی طرف روانہ ہوئے۔

اکیلے امام پاک نے کوفہ و شام کے بہادروں کی عزت کو خاک میں ملا دیا، چاروں طرف سے تیروں کا منہ برسنے لگا!۔ ایک تیر پیشانی اقدس پر لگا جو بوسہ گاہ سید المرسلین تھی، خون کا فوارہ پھوٹا، چہرہ تر ہو گیا۔ فرمایا تم نے سرکار دو عالم ﷺ کی اذیت کا بھی خیال نہ کیا۔ گویا اب جنت کے دولھا اور مسند شہادت کے شہ نشیں نے خون رواں کا سہرا باندھ لیا اور زخموں کے ہار گلے میں ڈال لئے۔ اُدھر حوران بہشتی فردوس بریں کے جھروکوں سے اس جوانانِ جنت کے سردار کو جھانک رہی ہیں۔ حوض نے اپنے ٹھنڈے اور میٹھے جام اس تین روز کے پیاسے کے لئے تیار کر رکھے ہیں، انبیاء اولیاء کی ارواح مقدسہ استقبال کے لئے تیار کھڑی ہیں۔ جنت الفردوس کی تزئین و آرائش ہو رہی تھی۔

بہاروں پر ہیں آج آرائش گلزار جنت کی سواری آنے والی ہے۔ شہیدان جنت کی راکب دوش پیمبر کو گھوڑے پر قرار دشوار ہو گیا۔ ہاتھوں سے لجام فرس چھوٹ گئی اور امام عرش نشیں صدر زین سے فرش زمیں پر آ گئے۔

تشنہ لب زروں پہ خون مشک بُو بہنے لگا
خاک پر اسلام کے دل کا لہو بہنے لگا

ریحان روضہ رسالت یادگار خاندان نبوت شہزادہ کونین بارگاہ ایزدی میں سجدہ ریز ہو گئے۔

سر بکف قاتل ہو کھڑا اور کوئی رہے سجدے میں پڑا
کہتی ہے زمیں کرب و بلا اس شان کا سجدہ کھیل نہیں
عصر کا وقت آ گیا وعدہ وفا ہونے کو ہے
زیر خنجر آج سبط مصطفےٰ ہونے کو ہے
آج آثار قیامت ہیں نمایاں دہر میں
سجدہ خالق میں کس کا سر جدا ہونے کو ہے

O.....امام بیہقی اور امام احمد کی روایت ہے۔

ابن عباس کہتے ہیں کہ ایک دن دوپہر کو خواب میں زیارت سے مشرف ہوا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے گیسوئے معطر بکھرے ہوئے اور غبار آلود ہیں۔ دست مبارک میں خون بھرا شیشہ ہے یہ حال دیکھ کر دل بے چین ہو گیا، عرض کیا آقا یہ کیا حال ہے۔ فرمایا حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون صبح سے اُٹھا رہا ہوں۔

O.....اُم سلمہ نے خواب میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی، بال مبارک بکھرے ہوئے، عرض کیا یہ کیا حال ہے فرمایا: حسین کے مقتل میں گیا تھا۔

O.....آفتاب عالم تاب زیادہ دیر تک کربلا کا یہ منظر نہ دیکھ سکا، یہ کہتا ہوا دنیا والوں کی نظروں سے اوجھل ہو گیا کہ اے کوفیو! تم میں حوصلہ

ہے تو دیکھتے رہو مجھ میں تاب نہیں رہی۔ کربلا گھٹا ٹوپ اندھیرے میں ڈوب گیا۔

O.....اُدھر جشن فتح ہے اِدھر حرم نبوت کی شہزادیاں عفت مآب بیٹیاں، بوڑھے آسمان کے نیچے خاک کے فرش پر رب العزت کے حضور سجدہ ریز ہیں۔ وہ رات کس قدر مشکل ہوگی ذرا تصور کیجئے۔

العظمة لله کتنا ہیبت ناک اور بھیانک منظر ہے۔ پردیس غریب الوطنی تاریک رات چٹیل میدان ہوگا عالم کربلا کی خون آلود زمین نواسہ رسول اور اپنے بیٹیوں، بھانجوں، بھتیجوں کے کچلے ہوئے جسم خاک وخون میں لتھڑے ہوئے جسم، بے گور وکفن لاشیں، کئی دن کی بھوک اور پیاس خونخوار دشمنوں اور سفاک درندوں کا گھیراؤ اور مستقبل کا اندیشہ وخوف۔

کلیجہ شق کرنے والے یہ تمام اسباب کربلا کی پہلی رات میں جمع ہو گئے تھے۔ کربلا کے خونیں معرکہ کے بعد یہ تھی اہل بیت رسول کی پہلی سوگوار رات۔

O.....دوسرے دن کربلا سے کوچ ہوا۔ اہل بیت نبوت کی خواتین اور بچوں کو ساتھ لے کر کوفہ کی طرف چل پڑے قرہ بن قیس یعنی شاہد کہتا ہے۔ ان خواتین نے جب امام حسین علی اصغر واکبر، عون ومحمد اور قاسم کی لاشوں کی بے حرمتی دیکھی تو ضبط نہ کر سکیں۔ زینب بنت فاطمہ مدینہ کی طرف رخ کر کے یہ اشعار کہتی ہیں۔

نانا آپ پر آسمان کے فرشتوں کا درود وسلام ہو۔ ذرا کربلا کے اس ریگستان کو دیکھیے کہ آپ کا نواسا۔ آپ کے زانو پر کھیلنے والا آپ کی پشت پر سواری کرنے والا۔ خاک وخوں سے آلودہ ریت پر پڑا ہے تمام بدن ٹکڑے ٹکڑے ہے، تیری بیٹیاں قیدی ہیں، تیری اولاد مقتول ہے۔ ہوا ان پر خاک ڈال رہی ہے۔

☆☆☆☆☆

حکایت ﴿کردار کی برکت﴾

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ مسلمانوں کے بہت بڑے امام ہیں ایک دن آپ کے پاس ایک مجوسی آیا اور کہنے لگا کہ میں بہت مجبور ہوں کچھ رقم بطور قرض عنایت کر دیجیے۔ امام اعظم ابو حنیفہ نے اس کی ضرورت کے مطابق اس کو رقم بطور قرض دے دی۔ ایک دن امام اعظم ابو حنیفہ اس مجوسی کے گھر کے قریب سے گزر رہے تھے تو آپ کے جوتے کو نجاست لگ گئی جب آپ نے جوتا جھاڑا تو نجاست جوتے سے نکل کر مجوسی کے مکان کی دیوار پر لگ گئی۔

امام اعظم تذبذب میں پڑ گئے کہ اگر میں نجاست لگی رہنے دوں تو مجوسی کا مکان بُرا لگتا ہے اور اگر نجاست ہٹاتا ہوں تو نجاست کے ساتھ مکان کی مٹی بھی گر جائے گی اور یہ بھی مجوسی کی حق تلفی ہوگی۔ آپ نے مجوسی کے دروازے پر دستک دی۔ مجوسی کی لونڈی نے دروازہ کھولا۔ آپ نے مجوسی کی لونڈی سے کہا: مجوسی کو بولو امام ابو حنیفہ بلا رہے ہیں۔

مجوسی سمجھا کہ شائد آپ اپنا قرض واپس لینے آئے ہیں۔ مجوسی کو اپنا وعدہ یاد تھا وہ باہر آیا اور معذرت کرنے لگا۔ امام اعظم نے فرمایا: معذرت کو رہنے دو یہ بتاؤ کہ نجاست تمہاری دیوار پر لگ گئی ہے اسے کیسے صاف کیا جائے؟ مجوسی کے دل میں اس بات کا اتنا گہرا اثر ہوا کہنے لگا: حضرت مجھے کلمہ پڑھا کر مسلمان بنا دیجئے اور کفر کی نجاست سے میرے دل کو پاک کر دیجیے۔

سبق: ہمارا عمل بزرگوں کی تعلیمات کے مطابق ہونا چاہیے آج ہم ان باتوں کی پرواہ نہیں کرتے اپنی اپنی جماعتوں کے نعرے لوگوں کی دیواروں پر لکھ کر ان کے گھروں کو بدزیب کر دیتے ہیں اور ہمیں اس بات کی فکر تک نہیں ہوتی کہ ہم کتنا بڑا گناہ کر رہے ہیں اور حقوق العباد کو پامال کر رہے ہیں۔ جب ہم اسلام پر عمل کریں گے تو اسلام پھیلے گا اور دوسری اقوام اسلام کو قبول کریں گی۔



سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کی جرأت و بہادری

شکیلہ عبدالرشید، ایم فل اسلامیات، جی سی یونیورسٹی فیصل آباد

تذکرہ کربلا کرتے ہوئے اہل بیت کی بہادر اور جرأت مندانہ حوصلہ رکھنے والی صحابیہ جو کہ آل نبی اولاد علی میں سے عظیم عظمت وفضیلت کے مرتبے پر فائز ہیں۔

یعنی کہ حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت فاطمہ رضی اللہ عنہا جن کا میدان کربلا میں بہادرانہ اور دلیرانہ کردار ملتا ہے ظالم حاکم وقت کے آگے خطاب کرنا اور دشمن کے آتے ہوئے لسانی تیر ونشتر کو جوابی مخالفت سے روکا جاتا ہے آپ رضی اللہ عنہا ایک مثال ہیں۔(1)

ابن زیاد کے دربار میں اہل بیت کے تمام قیدی موجود تھے بعض مورخین لکھتے ہیں کہ جب ابن زیاد نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی طرف دیکھا اور پوچھا کہ یہ خاتون کون ہیں تو اسے بتایا گیا کہ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا ہیں۔

تو اس نے انہیں مخاطب کر کے کہا کہ اللہ کا شکر ہے ہم نے حسین رضی اللہ عنہ کے غرور کو توڑ ڈالا اور امام وقت (یزید) کے سامنے بغاوت کا مزا اہل بیت کو چکھا دیا۔

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے جب ابن زیاد کی یہ گفتگو سنی تو خون حیدری جوش میں آیا اور گرج کر بولیں سگ دنیا تو نے گلستان محمدی کو اجاڑ دیا ہے جس رسول کا کلمہ پڑھتے ہو اس کے اہل بیت کے چمن کو ویراں کیا ہے مگر یاد رکھو نسل رسالت کبھی منقطع نہ ہو گی کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''انا اعطینک الکوثر۔''(2)

اتنے میں اذان ہوئی جب موذن نے اشہدان محمد رسول اللہ کہا تو سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے اللہ کا شکر ادا کیا اور فرمانے لگیں او ظالم سن لے۔ اب بھی ہمارے نانا کا کلمہ پڑھا جا رہا ہے ارے ظالم دیکھ حسین شہید زندہ جاوید ہوتے ہیں اور تو تیرا خلیفہ یزید جیتے جی مر گئے ہو کہ قیامت تک تمہارا نام لینے والا کوئی نہ ہوگا۔(3)

بہت سے مورخین نے لکھا ہے کہ جب اہل بیت کے افراد کو ابن زیاد کے سامنے پیش کیا گیا تو سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے چہرہ اقدس پر حجاب تھا اور آپ رضی اللہ عنہا کے اردگرد عورتیں بیٹھی تھیں ابن زیاد نے پوچھا کہ یہ خاتون کون ہیں اس کی کسی بات کا جواب نہ دیا اس نے تیسری بار جب پوچھا تو ایک عورت بولی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی بہن اور سیدہ کائنات حضرت فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا ہیں اس پر ابن زیاد سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے مخاطب ہو کر بولا کہ ''خدا کا شکر ہے جس نے تمہیں رسوا کیا اور تم لوگوں کو جھٹلایا۔''

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے نہایت جرأت سے جواب دیا کہ اللہ کا شکر ہے کہ جس نے ہمیں بوجہ اولاد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کے مکرم ومعظم بنایا اور ہمیں پاک کیا جیسا کہ پاک کرنے کا حکم ہے نہ کہ جیسا تو کہتا ہے بلاشبہ فاسق وفاجر ہی رسوا ہوں گے اور

جھٹلائے جائیں گے۔

ابن زیاد کہنے لگا تم نے دیکھا اللہ نے تمہارے اہل بیت کے ساتھ کیسا سلوک کیا ہے۔

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے فرمایا ان کے لئے شہادت مقدر ہو چکی تھی اس لئے وہ کربلا آئے اور بہت جلد وہ اور ہم اللہ تعالیٰ کے حضور جمع ہوں گے اس وقت وہ اس کے سامنے اس کا انصاف طلب کریں گے۔

یہ جواب سن کر ابن زیاد زیادہ غضب ناک ہو کر کہنے لگا اللہ نے تمہارے اہل بیت کے سرکش اور نافرمان آدمی سے میرے غصہ کو ٹھنڈا کر دیا ابن زیاد کے ان الفاظ نے سیدہ کو تڑپا دیا اور انتہائی درد کے ساتھ روئیں اور فرمایا میری عمر کی قسم تو نے میرے خاندان کو تباہ کیا اگر اسی سے تسکین اور تیرا دل ٹھنڈا ہوتا تو بے شک تو نے کر لیا۔(4)

ابن کثیر رقم طراز ہیں:

امام حسین ﷺ نے حضرت زینب ﷺ کا جب میدان کربلا میں اضطراب دیکھا تو اپنے پاس بلایا اور سمجھایا، عورتوں کی طبیعت میں رقت اور بے صبری ہوتی ہے لیکن اے میری بہن! شیطان آپ کے حوصلہ کو ختم نہ کر دے۔ وہ کہنے لگیں اے میرے پیارے بھائی جان! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو۔ آپ کو مجبور کر رکھا ہے، گفتگو کے درمیان بھائی کے ساتھ آہ وزاری کرتے کرتے سیدہ بے ہوش ہو گئی۔ ہوش آیا تو سر اقدس حضرت امام حسین ﷺ کی گود میں پایا اور وہ آپ کو تسلی دے رہے ہیں۔

اور کہہ رہے ہیں اے میری بہن اللہ تعالیٰ سے ڈرو، صبر کا دامن پکڑو۔ اللہ تعالیٰ سے اچھی امید رکھو، اس بات کو ذہن میں رکھو کہ اہل زمین مر جائیں گے اور اہل آسمان بھی باقی نہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ہر چیز کو فنا کر دے گی، وہی ذات ان کو اپنی قوت اور غلبے سے مارے گا اور انہیں دوبارہ زندہ کر کے میدان محشر میں لائے گا۔

(۱)....تاریخ طبری ۲، ۶۸ـ۲۶۷)

(۲)....تاریخ طبری ۳، ۲۰۰ـ۱۹۹)

(۳)....البدایہ والنہایہ ۳:۲۶۵

(۴)....تاریخ کربلا، قاری محمد امین القادری)

(۵)....شان کربلا، محمد الیاس عادل)

حکایت ﴿بھیڑیئے کی موت﴾

گئے دنوں کی بات ہے ایک عورت کھیتوں میں کام کرنے کے لئے جا رہی تھی کہ راستے میں ایک سائل نے سوال کیا۔ عورت نے اس سائل کو روٹی کا لقمہ دے دیا۔ اس کے بعد وہ کھیتوں میں کام کے لئے چلی گئی اور بچے کو کھیت کے کنارے سلا دیا۔ اتفاق سے اسی وقت ایک بھیڑیا اس کے بیٹے پر جھپٹا اور بچے کو اٹھا کر بھاگ کھڑا ہوا۔ اس عورت نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ اے اللہ رب العالمین! میرے بچے کی حفاظت فرما کر مجھے واپس لوٹا دے۔

ابھی بھیڑیا بھاگتا جا رہا تھا کہ کسی شکاری نے اس بھیڑیئے کو تیر مارا تو وہ بھیڑیا وہیں ڈھیر ہو گیا۔ اس نے بھیڑیئے کے منہ سے بچے کو نکالا تو وہ بچہ صحیح وسلامت تھا معمولی خراش تک اسے نہ آئی تھی۔ دوسری طرف عورت یہ حال دیکھ رہی تھی خود اس آدمی کے پاس جا کر اپنے بچے کو مانگا۔ اس آدمی نے بچہ دے کر کہا کہ یہ اس لقمہ کے عوض ہے جو تو نے ابھی کچھ دیر قبل سائل کے منہ میں ڈالا تھا۔ گویا یہ فرشتہ انسانی بھیس میں تھا اس سے معلوم ہوا کی نیکی کبھی رائیگاں نہیں جاتی۔

اُم المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا

(حالات، فضائل اور خدماتِ اسلام)

(قسط اول)

تحریر: محمد نعمان خالد

بنی نوعِ انسان کے طبقۂ نسواں میں سب سے زیادہ فضیلت کی حامل وہ پاکیزہ ہستیاں ہیں جنہیں ازواجِ مطہرات اور اُمہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ ان ازواجِ مطہرات میں سے بھی اوّلیت اور فضیلت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو حاصل ہے جو نبی مکرم ﷺ کی پہلی زوجہ اور اس اُمت کی پہلی ''ماں'' تھیں۔ ان کے بعد حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی باری آتی ہے جو اس اُمت کی دوسری ماں ہیں۔

اس مضمون میں حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے مختصر سوانح حیات، خصوصی فضائل اور خدماتِ اسلام کو بیان کیا جائے گا۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ اُمتِ مسلمہ کی تمام عورتیں اُمہات المؤمنین کو اپنا آئیڈیل بنا کر ان کے طرزِ زندگی کو اپنائیں تاکہ ان کو گھریلو زندگی میں سکون اور آخرت میں آرام میسر آئے۔

حسب و نسب اور ماضی کی ایک جھلک

آپؓ کا نام سودہ اور باپ کا نام زمعہ بن قیس تھا جو قریش کے قبیلے عامر بن لوی سے تعلق رکھتا تھا۔ آپؓ کی ماں کا نام سموس بنت قیس تھا، جو انصار کے خاندان بنو نجار سے تعلق رکھتی تھی۔ آپؓ کا پہلا نکاح آپ کے چچازاد بھائی سکران بن عمرو سے ہوا۔

بت پرستی سے نفرت اور ''السابقون الاوّلون'' کا اعزاز

اللہ تعالیٰ نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو نہایت صالح طبیعت عطا کی تھی۔ دورِ جاہلیت میں بھی چند افراد ایسے تھے جن کو بت پرستی سے نفرت تھی ان میں حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بھی شامل ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے جب نبوت کا دعویٰ کیا اور دینِ حق کی تبلیغ شروع کی تو آپ رضی اللہ عنہا نے فوراً اس دعوت کو قبول کیا۔ اس طرح آپ رضی اللہ عنہا کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جنہیں قرآن نے ''السابقون الاوّلون'' قرار دیا ہے۔

تاریخ کی کتابوں میں یہ مذکور ہے کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کرنے سے قریشِ مکہ کو سخت تکلیف ہوئی۔ اس لیے کہ اس سے پہلے نوعمر (12 سال سے 25 سال تک کے) لوگ مشرف باسلام ہو رہے تھے، جس پر کفار نے یہ پروپیگنڈا اختیار کیا کہ نوعمر لوگوں کا کسی نئی انقلابی تحریک میں شامل ہونا فطری بات ہے، لیکن جب حضرت سودہؓ نے اسلام قبول کیا تو اس وقت اُن کی عمر چالیس سال کے قریب تھی۔ اس طرح کفار کا یہ پروپیگنڈا ختم ہو گیا اور قریشِ مکہ بہت پیچ و تاب کھاتے ہوئے۔

تبلیغِ اسلام اور ہجرتِ حبشہ

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کرنے کے بعد دینِ اسلام کی تبلیغ میں آپ ﷺ کا ساتھ دیا۔ آپ رضی اللہ عنہا کی تبلیغ سے آپ رضی اللہ عنہا کے سلیم الفطرت شوہر نے بھی اسلام قبول کیا اور ان کے خاندان

کے بھی کئی افراد مشرف باسلام ہوئے جن میں حضرت سکران کے بھائی اور اُن کی بیویاں قابلِ ذکر ہیں۔ قریش مکہ کو جب حضرت سودہ رضی اللہ عنہا اور اُن کے شوہر کے قبول اسلام اور تبلیغ اسلام کا پتا چلا تو انہوں نے اس سلیم الفطرت جوڑے پر ظلم و ستم کی بارش شروع کر دی اور ان کو طرح طرح سے اذیتیں دی جانے لگیں۔ جب یہ ظلم و ستم بڑھتا چلا گیا تو حضرت سودہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سکران، رسول اللہ ﷺ کے مشورہ پر حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے اور کئی برس وہاں رہنے کے بعد واپس مکہ آگئے اور دوبارہ سے تبلیغ اسلام کے کام میں آپ ﷺ کے شانہ بشانہ شامل ہو گئے۔

خواب میں نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ بننے کی بشارت

طبقات ابن سعد میں مذکور ہے کہ حبشہ سے واپسی پر حضرت سودہ رضی اللہ عنہا و خواب کے ذریعے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکاح کی بشارت دی گئی۔ ایک رات خواب میں آپ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ آپ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے اور آپ رضی اللہ عنہا کو گردن سے پکڑا۔ اس کی تعبیر حضرت سکران رضی اللہ عنہ نے یہ بیان کی کہ میرے فوت ہو جانے کے بعد تم نبی کریم ﷺ کے نکاح میں آؤ گی۔ اس کے بعد ایک رات آپ رضی اللہ عنہا نے خواب میں دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہا تکیہ کے سہارے لیٹی ہیں کہ آسمان پھٹا اور چاند ان پر گر پڑا۔ اس خواب کی تعبیر بھی ان کے شوہر نے یہ بیان کی کہ میں بہت جلد فوت ہو جاؤں گا اور تم نبی کریم ﷺ کی زوجہ ہو گی۔

چند دن بعد ان خوابوں نے حقیقت کا روپ دھارا، اور حضرت سکران رضی اللہ عنہ اچانک بیمار ہوئے اور کچھ ہی دنوں بعد ان کا انتقال ہو گیا۔ اس طرح حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بیوہ ہو گئیں۔

نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکاح کی پیشکش

حضرت سکران رضی اللہ عنہ کی وفات دس نبوی کو ہوئی اور اسی سال ہی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور آپ ﷺ کے چچا ابو طالب بھی وفات پا گئے۔ آپ ﷺ نے اس سال کو "عام الحزن" یعنی غم کا سال قرار دیا۔ ایک طرف نبی اکرم ﷺ اس حوالے سے پریشان تھے تو دوسری طرف آپ ﷺ کی طبیعت بن ماں کی بچیوں کو دیکھ کر افسردہ رہتی تھی۔ اس کے علاوہ مشرکین نے بھی اس موقع پر آپ ﷺ پر ظلم و زیادتی کے پہاڑ توڑنے شروع کر دیے۔ اس صورت حال میں رسول کریم ﷺ کی ایک جاں نثار صحابیہ حضرت خولہ بنت حکیم (زوجہ عثمان بن مظعون) رضی اللہ عنہا نے ایک دن بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر آپ ﷺ کی دوسری شادی کی بات کی۔ یہ گفتگو ایک مکالمے کی شکل میں ہوئی:

خولہ: یا رسول اللہ! خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد میں آپ ﷺ کو ہمیشہ غمزدہ دیکھتی ہوں۔

محمد ﷺ: ہاں، گھر کا انتظام اور بچوں کی تربیت خدیجہ رضی اللہ عنہا ہی کے سپرد تھی۔

خولہ: آپ ﷺ کو ایک رفیق و غمگسار کی ضرورت ہے۔ اگر اجازت ہو تو میں آپ ﷺ کے نکاح ثانی کے لیے کوشش کروں۔

محمدؐ: تمہاری نگاہ میں ایسی کون سی خاتون ہے جن کو تم ان حالات میں مناسب سمجھتی ہو۔

خولہ: سودہ بنت زمعہ۔

نبی کریم ﷺ نے حضرت خولہ رضی اللہ عنہا کی یہ باتیں سن کر فرمایا کہ تم ہی ان کو میرا پیغام پہنچاؤ۔ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا سیدھے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں اور ان سے رسول کریم ﷺ کی خواہش بیان کی۔ جس پر حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے بخوشی اپنی رضامندی ظاہر کی لیکن ساتھ یہ بھی فرمایا کہ اس سلسلہ میں میرے والد سے بات کرو۔ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا آپ کے والد، زمعہ کے پاس گئیں اور انہوں نے

بھی بخوشی اس رشتہ کو قبول کرلیا۔

نکاح کی تقریب

نبی کریم ﷺ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے۔ وہاں حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے والد، زمعہ نے اپنی بیٹی کا نکاح نبی کریم ﷺ سے چار سو درہم حق مہر کے خود پڑھایا (تاریخ ابن کثیر میں ہے کہ ان کا نکاح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے' جبکہ طبقات ابن سعد میں ہے کہ حاطب بن عمرو نے پڑھایا)۔ حضرت سودہ کے بھائی عبداللہ بن زمعہ' جو ابھی تک اسلام نہیں لائے تھے' مکہ سے باہر تھے، جب وہ واپس آئے' تو اس نکاح کا سُن کر سخت رنجیدہ ہوئے اور اپنے سر پر خاک ڈالی۔ کچھ مدت بعد انہوں نے اسلام قبول کرلیا اور شرف صحابیت سے سرفراز ہوئے' لیکن انہیں ساری عمر اپنی اس نادانی کا بہت افسوس رہا۔

نبی کریم ﷺ اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا نکاح شوال دس نبوی کو ہوا۔ اس وقت آپ رضی اللہ عنہا کی عمر پچاس سال تھی۔

نبی اکرم ﷺ کی زوجہ ثانی: حضرت سودہ رضی اللہ عنہا یا حضرت عائشہؓ؟

تاریخ ابن کثیر میں مذکور ہے کہ جب حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے دوسری شادی کی بات کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کس سے؟ خولہ نے پوچھا: دوشیزہ کا بتاؤں یا ثیبہ یعنی شوہر دیدہ کا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دوشیزہ کون اور شوہر دیدہ کون؟ خولہ نے کہا: دوشیزہ عائشہ بنت ابی بکر اور شوہر دیدہ سودہ بنت زمعہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم خود ہی جاؤ اور ان سے میرے نکاح کی بات کرو۔ تو حضرت خولہ رضی اللہ عنہا، حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھی گئیں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم ﷺ سے نکاح کے لیے، تو دونوں نے نبی اکرم ﷺ کے رشتہ کو قبول فرمایا اور دونوں ہی آپ ﷺ کی زوجیت میں آگئیں۔ اس حوالے سے روایات میں اختلاف ہے کہ پہلے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا نکاح ہوا یا حضرت عائشہؓ کا۔ طبقات ابن سعد اور دوسرے مؤرخین کی رائے یہ ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کے نکاح میں آئیں اور ان کے بعد حضرت عائشہؓ۔ جبکہ امام ابن کثیر اور مؤرخین کی ایک جماعت کی رائے اس کے برعکس ہے۔ البتہ اس میں تو سب کا اتفاق ہے کہ نبی کریم ﷺ اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا ازدواجی تعلق مکہ میں دس نبوی کو قائم ہوا' جبکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی ہجرت کے بعد ہوئی اور ازدواجی تعلق مدینہ میں قائم ہوا۔ ازدواجی تعلق کی اس ترتیب کا لحاظ کرتے ہوئے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو زوجہ ثانی قرار دیا جاسکتا ہے۔

خدمت گزار بیوی اور آئیڈیل ماں

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا نکاح جب نبی کریم ﷺ سے ہوا تو اس وقت آپ ﷺ کی بیٹیاں کم عمر تھیں۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے ان کی پرورش بہت اعلیٰ انداز میں کی اور انہیں حقیقی ماں کی طرح پیار بھی دیا اور شفقت بھی۔ اس طرح نبی کریم ﷺ کی طبیعت جو بن ماں کی بچیوں کو دیکھ کر افسردہ رہتی تھی وہ افسردگی ختم ہوگئی۔ پھر حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے ان بچیوں کی شادیوں کا اہتمام بھی کیا۔

اس کے ساتھ آپ ﷺ نے نبی کریم ﷺ کا بھی ہر طرح سے نہ صرف خیال رکھا بلکہ ان مشکل حالات میں جب مکہ میں ہر طرف نبی کریم ﷺ کی مخالفت ہو رہی تھی' تو آپ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کا ہمیشہ حوصلہ بڑھایا اور آپ ﷺ کی خدمت میں کوئی کمی نہ آنے دی۔ یہی وجہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ گھر کی طرف سے بے فکر ہو کر ہمہ وقت اسلام کی تبلیغ میں لگ گئے۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے تبلیغ دین میں بھی آپ ﷺ کا ساتھ دیا۔

(جاری ہے......)

کربلا جانے والے اہل بیت

(انتخاب: سید زاہد علی شاہ بخاری)

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ شریف سے عراق کی جانب سفر کرنے والوں میں آپ کے تین صاحبزادے آپ کے ہمراہ تھے۔ حضرت علی اوسط جن کو امام زین العابدین کہتے ہیں، یہ حضرت شہر بانو کے بطن سے تھے۔ اس وقت آپ کی عمر ۲۲ سال تھی اور بیمار تھے۔ آپ کے دوسرے صاحبزادے حضرت علی اکبر تھے جو لیلی بنت ابی مرہ کے شکم سے تھے۔ ان کی عمر اٹھارہ برس کی تھی۔ یہ کربلا میں شہید ہوئے۔ آپ کے تیسرے صاحبزادے حضرت علی اصغر تھے۔ ان کی والدہ رباب بنت امری القیس قبیلہ بنی قضاعہ سے تھیں۔ آپ شیر خوار بچے تھے۔ آپ کی ایک بہن حضرت سکینہ بھی کربلا میں حضرت امام عالی مقام کے ہمراہ تھیں۔ اس وقت ان کی عمر سات سال تھی۔ کربلا میں حضرت قاسم کے ساتھ ان کا نکاح ہونے کی جو روایت مشہور ہے، وہ غلط ہے۔ ان کا نکاح حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا۔

اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی دو بیویاں آپ کے ساتھ تھیں۔ ایک شہر بانو اور دوسری علی اصغر کی والدہ رباب بنت امری القیس۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے چار نوجوان فرزند حضرت قاسم، حضرت عبداللہ، حضرت عمر اور حضرت ابو بکر۔ حضرت امام عالی مقام کے ہمراہ تھے اور کربلا میں شہید ہوئے تھے۔

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کے پانچ فرزند حضرت عباس ابن علی، حضرت عثمان ابن علی، حضرت عبداللہ ابن علی، حضرت محمد ابن علی اور حضرت جعفر بن علی حضرت امام کے ہمراہ تھے اور سب کے سب نے کربلا میں شہادت پائی۔

حضرت عقیل کے فرزندوں میں حضرت امام مسلم تو حضرت امام حسین کے کربلا پہنچنے سے پہلے کوفہ میں شہید ہو چکے تھے اور تین فرزند حضرت عبداللہ، حضرت عبد الرحمٰن اور حضرت جعفر حضرت امام کے ہمراہ تھے اور کربلا میں شہید ہوئے۔

حضرت جعفر طیار کے دو پوتے حضرت محمد اور حضرت عون حضرت امام کے ہمراہ حاضر ہو کر شہید ہوئے۔ ان کے والد کا نام عبداللہ ابن جعفر ہے۔ یہ دونوں حضرت امام کے حقیقی بھانجے ہیں۔ ان کی والدہ حضرت زینب حضرت امام کی حقیقی بہن ہیں۔ صاحبزادگان اہل بیت میں سے کل سترہ حضرات حضرت امام عالی مقام کے ہمراہ حاضر ہو کر رتبہ شہادت کو پہنچے اور حضرت امام زین العابدین، حضرت عمر بن حسن، محمد بن عمر بن علی اور دوسرے کم عمر صاحبزادے قیدی بنائے گئے۔

حضرت زینب حضرت امام کی حقیقی ہمشیرہ اور شہر بانو حضرت امام کی زوجہ اور دوسرے اہل بیت حضرات کی بیبیاں ہمراہ تھیں۔ (1)

1 زبیر بن حسان ہمدی
2 سعد بن حنظلہ تمیمی
3 بریر بن حضیر ہمدانی
4 وہب بن عبداللہ کلبی
5 عمرو بن خالد صیداوی
6 خالد بن عمرو کی

7 عبداللہ بن عمر وکلبی
8 عمرو بن عبداللہ صائدی
9 حماد بن انس محمدی
10 وقاص بن مالک احمدی
11 شریح بن عبید کی
12 مسلم بن عوسجہ اسدی
13 بلال بن نافع بجلی
14 مرو بن ابی مروہ غفاری
15 قیس بن مسعد مدنی
16 ہاشم بن عتبہ کی
17 بشیر بن عمر وحضرمی
18 نعیم بن عجلان انصاری
19 زہیر بن قیس بجلی
20 انس بن کاہد اسدی
21 حبیب بن مظاہر اسدی
22 قیس بن ربیعی انصاری
23 عبداللہ بن عروہ بن خراق غفاری
24 عبدالرحمٰن بن عروہ بن خراق غفاری
25 حرہ باصر یغلام آزاد ابوذر غفاری
26 شیت بن عبداللہ بجشتی
27 فاسط بن زہیر تعلبی
28 کروس بن زہیر تغلبی
29 کنانہ بن عتیق انصاری
30 ضرعامہ بن مالک انصاری
31 جویر بن مالک انصاری
32 عمر بن صبیعہ صنعی
33 یزید بن ثبت قیسی
34 عبداللہ بن ثبت قیسی
35 عامر بن مسلم انصاری
36 عبیداللہ بن ثبت قیسی
37 قعنب بن عمر ونمری
38 سالم غلام آزاد عامر بن مسلم
39 سیف بن مالک انصاری
40 زہیر بن بشیر جعفی
41 بدر بن معقل جعفی
42 حجاج بن مسروق موذن لشکر شام
43 مسعود بن حجاج انصاری
44 مجمع بن عبداللہ عائدی
45 عمار بن حسان مدنی
46 حسان بن حارث سلیمانی اسدی
47 جندب بن حجر خولانی
48 یزید بن زیاد مظاہر کندی
49 طاہر غلام آزاد دین الحق خزاعی
50 جبلہ بن علی شیبانی
51 اسلم بن کثیر اعرج ازدی
52 زہیر بن سلیم ازدی
53 قاسم بن حبیب ازدی
54 عمرو بن جندب حضرمی
55 ابو ثمامہ انصاری
56 سلیمان غلام آزاد جناب امام عالی مقام
57 قارب غلام آزاد جناب امام عالی مقام
60 عروہ غلام آزاد حر بن ریاحی
61 علی بن حر بن یزید بن ریاحی
62 عمار بن ابی سلامہ انصاری
63 شوذب غلام آزاد شاکر انصاری
64 سعد بن عبداللہ حنفی
65 شیب بن حارث انصاری
66 مالک بن سریع انصاری
67 محمد بن انس انصاری
68 مقداد انصاری
69 مجاہد بن مروق
70 حنظلہ بن اسد شیبانی
71 عبداللہ بن عبداللہ بن کثن ارحبی
72 عائس بن حبیب شاکری

رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

جنرل نالج

☆......فیصل مسجد اسلام آباد میں واقع ہے۔
☆......بادشاہی مسجد لاہور میں واقع ہے۔
☆......میمن مسجد کراچی میں واقع ہے۔
☆......سنی رضوی مسجد جھنگ بازار فیصل آباد میں واقع ہے۔
☆......مسجد الفردوس خانقاہ فتحیہ گلہار کوٹلی آزاد جموں وکشمیر میں واقع ہے۔
☆......گولیہ مسجد بھیرہ شریف ضلع سرگودھا میں واقع ہے۔

فضائلِ جمعہ

تحریر: حافظ محمد اصغر ایم فل علوم اسلامیہ جی سی یونیورسٹی فیصل آباد

دین اسلام میں جمعۃ المبارک کو ہفتہ کے باقی ایام پر فضیلت عطا کی گئی ہے اور اس دن کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ یہ دن مسلمانوں کو بطور خاص عطا کیا گیا ہے۔

کتب احادیث میں اس دن کے فضائل منقول ہیں۔

یہ دن تخلیق انسانی کا روز اوّل ہے اور اس دن کو عید سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس روز حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق عمل میں آئی۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی سورۃ الجمعہ آیت نمبر 9 میں ارشاد فرمایا:

''اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن (جمعہ کی) نماز کے لئے اذان دی جائے تو فوراً اللہ کے ذکر (یعنی خطبہ ونماز) کی طرف تیزی سے چل پڑو اور خرید وفروخت (یعنی کاروبار) چھوڑ دو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔'' (1)

مسلمان اللہ تعالیٰ کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے اپنے علاقے کی جامع مسجد میں اکٹھے ہوتے ہیں اور اپنی ملی اور اسلامی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے روز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اس میں ایک ساعت ہے جو مسلمان بندہ اسے اس حالت میں پائے کہ وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے جو چیز مانگے گا اسے وہی عطا فرمائے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ وہ قلیل وقت ہے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ (2)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور اسی دن حضرت آدم علیہ السلام جنت میں داخل کئے گئے اور اسی دن وہ جنت سے (زمین پر) اتارے گئے۔ (3)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا جمعہ کے دن کو یہ نام کس شے کی وجہ سے دیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیونکہ اس دن تمہارے باپ حضرت آدم علیہ السلام کا خمیر تیار کیا گیا اور اس دن صور پھونکا جائے گا اور اس دن لوگوں کو قبروں سے اٹھایا جائے گا اور اس دن حساب کتاب ہوگا اور اس کی آخری تین گھڑیوں میں ایک گھڑی ایسی ہے جس میں جو کوئی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ (4)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ساعت کو تلاش کرو جس کے بارے میں اُمید ہے کہ وہ جمعہ کے دن عصر کی نماز کے

بعد سے لے کر غروب آفتاب کے درمیان ہے۔(5)

حضرت عمار بن ابی عمار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ آیت مبارکہ (آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو (بطور) دین (یعنی مکمل نظام حیات کی حیثیت سے پسند کر لیا) پڑھی تو پاس ہی (کھڑا) ایک یہودی کہنے لگا کہ اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس کے نزول کا دن عید کے طور پر مناتے۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا: بے شک یہ آیت دو عیدوں یعنی جمعہ اور عرفہ کے دن نازل ہوئی۔(6)

حوالہ جات:

(1)۔القرآن المجمعہ 9
(2)۔صحیح بخاری، کتاب الجمعہ،۱/۳۶۶
(3)۔صحیح مسلم، کتاب الجمعہ،۲/۵۸۵
(4)۔مسند احمد،۲/۳۱۱
(5)۔مشکوٰۃ المصابیح،۱/۴۲۹
(6)۔سنن ابی داؤد،۱/۲۸۰

ڈرنے والوں کے آنسو

تحریر: عبدالمجید شاہد، فیصل آباد

روایت میں آتا ہے کہ قیامت کے دن جہنم سے ہیبت ناک آوازیں نکلیں گی۔ جس کی وجہ سے لوگ اس پر گزرنے سے گھبرائیں گے۔ فرمان الٰہی ہے:

جب لوگ جہنم کے قریب آئیں گے تو اس سے سخت گرامی اور خوفناک آوازیں سنیں گے جو پانچ سو سال کے سفر کی دوری سے سنائی دیتی ہوں گی۔ جب ہر نبی نفسی نفسی اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اُمتی اُمتی کہہ رہے ہوں گے۔

اس وقت جہنم سے ایک انتہائی بلند آگ باہر نکلے گی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کی طرف بڑھے گی۔ آپ کی اُمت کہے گی۔ اے آگ تجھے نمازوں، صدقہ دینے والوں، روزہ داروں اور روزہ رکھنے والوں کا واسطہ واپس چلی جا۔ مگر آگ برابر بڑھتی رہے گی۔ تب حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پانی کا ایک پیالہ پیش کریں گے اور عرض کریں گے کہ

اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس سے آگ پر چھینٹے ماریئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگ پر چھینٹے ماریں گے تو وہ آگ خود بخود فوراً بجھ جائے گی۔ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم جبرائیل علیہ السلام سے اس پانی کے متعلق پوچھیں گے۔ جبرائیل علیہ السلام کہیں گے: اے آقا خوف خدا سے رونے والے آپ کی گنہگار اُمت کے لوگوں کے آنسو ہیں۔

عمل قلیل اور نفع کثیر درودِ پاک ﷺ کی برکات

اقتباس: آبِ کوثر، از فقیہ عصر مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

حدیث۴۰: ترجمہ: جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا، تو جب تک میرا نام (مبارک) اس کتاب میں رہے گا، فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔(1)

حدیث۴۱: ترجمہ: جس شخص نے میری طرف سے کوئی علم کی بات لکھی اور اس کے ساتھ مجھ پر درود پاک لکھ دیا تو جب تک وہ کتاب پڑھی جائے گی اس کو ثواب ملتا رہے گا۔(2)

حدیث۴۲: ترجمہ: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ محدثین کرام اور علماء دین کو اٹھائے گا اور ان کی سیاہی مہکتی خوشبو ہوگی، وہ دربارِ الٰہی میں حاضر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا تم عرصہ دراز تک میرے حبیب پر درود پاک پڑھتے رہتے تھے۔ فرشتو ان کو جنت میں لے جاؤ۔(3)

حدیث۴۳: ترجمہ: ایک شخص نے دربارِ نبوت میں حاضر ہو کر فقر و فاقہ اور تنگی معاش کی شکایت کی تو اس کو رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنے گھر میں داخل ہو، تو السلام علیکم کہہ، چاہے کوئی گھر میں ہو یا نہ ہو۔ پھر مجھ پر سلام عرض کر و اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُهٗ اور ایک مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد پڑھ۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر رزق کھول دیا۔ حتیٰ کہ اس کے ہمسایوں اور رشتہ داروں کو بھی اس رزق سے حصہ پہنچا۔(4)

حدیث۴۴: ترجمہ: رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن کریم پڑھا اور اپنے رب کریم کی حمد کی اور مجھ پر درود پاک پڑھا تو اس نے خیر کو اس کی جگہوں سے ڈھونڈ لیا(5)

حدیث۴۵: ترجمہ: رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر دن بھر میں پچاس بار درود پاک پڑھے، قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں گا۔(6)

حدیث۴۶: ترجمہ: ہر چیز کے لئے طہارت اور غسل ہوتا ہے اور ایمان والوں کے دلوں کی زنگ سے طہارت مجھ پر درود پاک پڑھنا ہے۔(7)

حدیث۴۷: ترجمہ: حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے اس کے لئے اللہ تعالیٰ ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔(8)

حوالہ جات:

(1)۔ سعادۃ الدارین ص ۸۳، نزہتہ الناظرین ص ۳۱
(2)۔ سعادۃ الدارین ص ۸۳
(3)۔ سعادۃ الدارین ص ۸۵
(4)۔ القول البدیع ص ۱۲۹۔ سعادۃ الدارین ۹۳
(5)۔ القول البدیع ص ۱۳۰
(6)۔ القول البدیع ص ۱۳۶
(7)۔ القول البدیع ۱۳۵
(8)۔ القول البدیع ص ۱۱۸

تسبیحات سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا

انتخاب: سیف اللہ چاچڑ

(قسط نمبر 5)

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا رفتار و گفتار اور عادات و خصائل میں حضور ﷺ کا بہترین نمونہ تھیں وہ نہایت متقی، قناعت پسند اور دیندار خاتون تھیں۔ جب سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اپنے زوج محترم سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہنے لگیں تو خانگی کام کاج خود انجام دیتی تھیں۔ اسلام کا ابتدائی دور تھا فتوحات اسلام روز بروز وسعت پذیر ہو رہی تھیں۔ مدینہ منورہ میں مال غنیمت آنا شروع ہو گیا تھا غلام اور لونڈیاں بھی آئی تھیں۔ اس وقت جب کہ شہزادی کونین خاتون جنت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اپنے مقدس ہاتھوں سے محنت و مشقت سے گھر کے سارے کام خود انجام دیتی تھیں۔ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے مشورہ دیا کہ حضور ﷺ کی خدمت میں کچھ باندیاں اور غلام آئے ہیں، حضور رحمۃ للعالمین ﷺ سے ایک باندی مانگ لیں، کام میں آسانی اور سہولت ہو گی، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت بابرکت میں معروضہ پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ آپ کی لخت جگر فاطمہ (رضی اللہ عنہا) گھر کے سارے کام اپنے ہاتھوں سے خود کرتی ہیں، چکی پیستی ہیں، پانی مشکیزہ میں بھر کے وزن اٹھا کر لاتی ہیں ہاتھوں میں گٹے پڑ گئے ہیں، سینے پر رسی کے نشان بن گئے، جھاڑو دینے کی وجہ سے کپڑے بھی گرد آلود ہو جاتے ہیں..... اگر ایک باندی آپ کی شہزادی لخت جگر فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی خدمت کیلئے مل جائے تو کام میں آسانی اور سہولت ہو گی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیٹی فاطمہ! اللہ عزوجل سے ڈرتی رہو، فرائض کی پابندی کرنے کے ساتھ ساتھ گھر کے کام بھی اپنے ہاتھوں ہی کرتی رہو۔ اور جب تھک کر سونے کا ارادہ ہو تو سبحان اللہ 33 مرتبہ الحمد للہ 33 مرتبہ اور اللہ اکبر 34 مرتبہ پڑھ لیا کرو، یہ تمہارے لئے باندی سے بہتر ہے۔ سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے عرض کی: میں اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ سے راضی ہوں (1)

سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عطا کردہ یہی وظیفہ نمازوں کے بعد پڑھا جاتا ہے۔ حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: حضور ﷺ نے جو تسبیحات پڑھنے کی تعلیم فرمائی ہے اس میں یہ حکمت بھی ہے کہ سوتے وقت ان تسبیحات کے پڑھنے سے تھکن دور ہونے کے ساتھ ساتھ کام کاج کرنے کی قوت بھی بڑھ جاتی ہے اور فرماتے ہیں یہ عمل مجرب ہے (یعنی تجربہ سے ثابت ہے) حصن حصین میں حضرت علامہ محمد ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص کام کرنے میں تھک جاتا ہو یا کام کرنے کے لئے قوت و طاقت کی زیادتی کا خواہشمند ہو تو سوتے وقت یہ تسبیحات پڑھ لیا کرے۔

ان واقعات سے خواتین کے لئے درس عبرت ملتا ہے کہ اسلام میں جن گھرانوں کا مقام بہت بلند ہے اُن گھروں کی مقدس عورتوں نے نہایت سادگی سے گزر کیا۔ خانگی امور اپنے ہاتھوں سے بجا لائیں اور اجر و ثواب کی مستحق ہوئیں۔ قیامت تک آنے والی عورتوں کے لئے انہوں نے نمونے قائم کر دیئے۔

(باقی صفحہ 22 پر)

متفرق قرآنی معلومات

شکیلہ عبدالرشید ایم فل اسلامیات

لفظ قرآن یا تو قرءٔ سے مشتق ہے یا قرن سے، قرءٔ کے معنی جمع کیے ہوئے ہیں، قرآن کا معنی ہے ملنا ملانا یعنی امان کو اللہ تعالیٰ سے باہم ملانے والی کتاب اس کے معنی بار بار پڑھی جانے والی کتاب کے ہیں۔

O.....قرآن مجید کی کل سورتیں ایک سو چودہ ہیں۔

O.....سب سے چھوٹی سورۃ، سورۃ الکوثر ہے۔

O.....سب سے لمبی سورۃ، سورۃ البقرہ ہے۔

O.....قرآن پاک کے سب سے پہلے الفاظ سورۃ العلق کے ہیں۔

O.....قرآن پاک کے سب سے آخری الفاظ سورۃ المائدہ کے ہیں۔

O.....قرآن پاک کے نزول کے ادوار دو ہیں ایک مدنی اور دوسرا مکی ہے۔

O.....قرآن پاک کا مکی دور تقریباً تیرہ سال اور مدنی دور تقریباً دس سال ہے کل دورانیہ 23 سال ہے

O.....قرآن کریم پاروں، رکوع، آیات پر تقسیم کیا گیا ہے۔

O.....قرآن کریم میں 14 سجدے ہیں۔

O.....حضور نبی کریم کا نام ''محمدؐ'' قرآن میں چار بار آیا ہے جبکہ ''احمدؐ'' ایک بار آیا ہے۔

O.....نماز جمعہ کا ذکر سورۃ الجمعہ میں ہے۔

O.....قرآن پاک کی کل سات منزلیں ہیں۔

O.....دور صحابہ میں قرآن کریم کو مصحف کہا جاتا تھا۔

O.....سورۃ مجادلہ کی ہر آیت میں اللہ تعالیٰ کا نام آیا ہے۔

O.....اجرام فلکی سے ملتے ہوئے نام کی سورتیں تین ہیں۔ الشمس، القمر، النجم۔

O.....غنی قرآن سورۃ واقعہ کو کہا جاتا ہے۔

O.....مفتاح القرآن سورۃ فاتحہ کو کہا جاتا ہے۔

O.....سورۃ توبہ کا آغاز بسم اللہ سے نہیں ہوتا، اس کے علاوہ تمام سورتوں کا آغاز بسم اللہ شریف سے ہوتا ہے۔ ترتیب کے لحاظ سے سورۃ فاتحہ پہلی اور سورۃ الناس آخری سورۃ ہے۔

O.....قرآن پاک 30 پاروں پر مشتمل ہے۔

O.....قرآن پاک کی 6 سورتیں انبیاء کے نام پر ہیں۔ قرآن پاک میں ملک روم کے نام پر سورۃ ہے۔ سورۃ طور پہاڑ کے نام پر ہے۔ سورۃ قریش قبیلہ کے نام پر اور سورۃ لقمان ایک حکیم کے نام پر ہے۔

O.....الحمد سے شروع ہونے والی چار سورتیں ہیں۔ سورۃ فاتحہ، سورۃ کہف، سورۃ فاطر، سورۃ سبا۔

O.....لفظ الف سے قرآن پاک کے نزول کی ابتداء ہوئی ام القرآن سورۃ فاتحہ کو کہا جاتا ہے۔

O.....افضل الآیات آیۃ الکرسی کو کہا جاتا ہے۔

O.....لفظ قل 5 سورتوں کے آغاز میں آتا ہے۔ سورۃ جن، سورۃ الکافرون، اخلاص، سورۃ الناس، سورۃ فلق۔

O.....قرآن کریم میں خاتون کے حوالے سے نام حضرت مریمؑ آیا ہے۔

O..... حشرات الارض میں سے، مکھی، مچھر، چیونٹی، مکڑی کا نام آیا ہے۔

O..... سورۃ النمل کے اندر بھی بسم اللہ آتی ہے۔

O..... قرآن پاک میں جانوروں میں سے بقرہ، گائے، ہاتھی، گدھا، سور، کتا، اونٹ اور گھوڑے کا ذکر آتا ہے۔

O..... پرندوں میں سے کوا، ہدہد، ابابیل کا ذکر آیا ہے۔

O..... تین لوگ اگرچہ نبی نہ تھے لیکن ان کا ذکر اچھے الفاظوں میں قرآن مجید میں آیا ہے۔ لقمان، ذوالقرنین، عزیز مصر

O..... غزوہ بدر کا ذکر آل عمران اور سورۃ انفال، غزوہ احد کا ذکر سورۃ آل عمران، غزوہ خندق کا ذکر سورۃ احزاب، صلح حدیبیہ کا ذکر سورۃ فتح میں، غزوہ خیبر کا ذکر سورۃ نصر میں، غزوہ تبوک کا ذکر سورۃ توبہ میں آیا ہے۔

O..... قرآن کا لفظ قرآن مجید میں 68 مرتبہ، بعضوں نے 58 مرتبہ قرآن اور 10 مرتبہ قرآناً آیا ہے۔

O..... سورۃ نساء میں پانچوں عقائد کا ذکر ملتا ہے۔

O..... حروف مقطعات کی تعداد 14 ہے اور 29 سورۃ کے آغاز پر ہے۔

O..... قرآن پاک میں تین مساجد کا ذکر کیا گیا ہے۔ مسجد اقصیٰ، مسجد حرام، مسجد ضرار۔

O..... دو سورتیں اکٹھی نازل ہوئیں۔ سورۃ فلق اور الناس۔ ان کو معوذتین بھی کہا جاتا ہے۔

O..... قرآن کریم کا مرکزی نقطہ نظر یہ ہے کہ بندہ ہر معاملہ میں غور و فکر سے کام لے اور اپنے عقائد و اعمال درست کر لیں۔

☆☆☆☆☆

سیرت کے گوشے

یہود سے معاہدہ

سیرت رسول ﷺ عربی سے

اسی سال رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں اور یہود مدینہ کے درمیان ایک معاہدہ تحریر فرمایا۔ جس کی شرائط کی پوری تفصیل سیرت ابن ہشام میں ہے۔ ان شرائط کا خلاصہ یہ ہے:

(۱)..... خون بہا اور فدیہ کا طریقہ سابقہ قائم رہے گا۔

(۲)..... ہر دو فریق کو مذہبی آزادی ہوگی۔ ایک دوسرے کے دین سے تعرض نہ کریں گے۔

(۳)..... ہر دو فریق ایک دوسرے کے خیر خواہ رہیں گے۔

(۴)..... اگر ایک فریق کو کسی سے لڑائی پیش آئے تو دوسرا اس کی مدد کرے گا۔

(۵)..... اگر فریقین میں ایسا اختلاف پیدا ہو جائے کہ جس سے فساد کا اندیشہ ہو تو اس کا فیصلہ خدا اور رسول پر چھوڑ دیا جائے گا۔

(۶)..... کوئی فریق قریش اور ان کے معاونین کو امان نہ دے گا۔

(۷)..... اگر کوئی دشمن یثرب پر حملہ آور ہو۔ تو ہر دو فریق مل کر اس کا مقابلہ کریں گے۔

(۸)..... اگر ایک فریق کسی سے صلح کرے گا۔ تو اس مصالحت میں دوسرا فریق بھی شامل ہوگا۔ مگر مذہبی لڑائی اس سے مستثنیٰ ہوگی۔

سیرت کے گوشے.....

ہجرت کا دوسرا سال



سیرت رسول عربی ﷺ سے

تحویل قبلہ: نماز اسلام کا ایک رکن ہے، اور نماز کی روح خشوع ہے۔ خشوع کے لئے باطنی یکجہتی کے ساتھ ظاہری یکجہتی بھی درکار ہے۔ کیونکہ ظاہر کا اثر باطن پر ضرور پڑتا ہے اور مقصود اصلی کو تقویت پہنچتی ہے، نماز جماعت و جمعہ میں اتحاد جہت کا اثر جو دوسرے نمازیوں پر پڑتا ہے۔ محتاج بیان نہیں۔ بلکہ جو ذات پاک سزاوار عبادت ہے یہ تعین اسی کا حق ہے۔

رسول اللہ ﷺ پہلے مکہ میں کعبہ کی طرف نماز پڑھا کرتے تھے، ہجرت کے بعد بحکم الٰہی بنابر حکمت و مصلحت وقت بیت المقدس آپ کا قبلہ مقرر ہوا۔ چنانچہ آپ نے سولہ یا سترہ ماہ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی۔ یہود آپ پر طعن کیا کرتے تھے۔ کہ محمد ﷺ ہماری مخالفت کرتے ہیں مگر قبلہ میں ہمارے تابع ہیں۔ اس لئے آپ کی یہ آرزو رہی کہ ملت ابراہیمی کی طرح میرا قبلہ بھی ابراہیمی ہی ہو۔ مدت مذکورہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی یہ آرزو پوری کر دی۔

بے شک ہم دیکھتے ہیں تیرے منہ کا پھرنا آسمان کی طرف پس ضرور ہم پھیریں گے تجھ کو اس قبلہ کی طرف کہ تو اسے پسند کرتا ہے پس پھیر منہ اپنا مسجد حرام کی طرف اور جس جگہ تم ہوا کرو۔ پس پھیرو منہ اپنے اس کی طرف۔ (۱)

اس تحویل کی کیفیت یہ ہے کہ نصف رجب یوم دوشنبہ یا نصف شعبان یوم سہ شنبہ کو حضور انور ﷺ مسجد بنی سلمہ میں نماز ظہر پڑھا رہے تھے۔ تیسری رکعت کے رکوع میں تھے کہ وحی الٰہی سے آپ نے نماز ہی میں کعبہ کی طرف رخ کر لیا اور مقتدیوں نے بھی آپ کا اتباع کیا۔ اس مسجد کو مسجد قبلتین کہتے ہیں۔ ایک نمازی جو شامل جماعت تھا عصر کے وقت مسجد بنی حارثہ میں گیا۔ اس نے دیکھا کہ وہاں انصار نماز عصر بیت المقدس کی طرف پڑھ رہے ہیں۔ اس نے تحویل قبلہ کی خبر دی۔ وہ لوگ نماز ہی میں کعبہ رخ ہو گئے۔ دوسرے روز قباء میں عین اس وقت خبر پہنچی جب کہ لوگ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے بھی اسی حال میں اپنا رخ بدل کر کعبہ کی طرف کر لیا۔

تحویل قبلہ یہودیوں پر سخت ناگوار گزرا۔ وہ اس پر اعتراض کرنے لگے۔ ان کے اعتراض اور اس کا جواب قرآن کریم میں یوں مذکور ہے۔

"اب کہیں گے لوگوں میں سے بیوقوف کس چیز نے پھیرا ان کو ان کے قبلے سے جس پر وہ تھے، کہہ دے اللہ ہی ہے مشرق اور مغرب چلاتا ہے۔ جسے چاہتا ہے سیدھی راہ کی طرف۔

اور نہیں مقرر کیا ہم نے قبلہ اس کو جس پر تو پہلے تھا۔ (یعنی کعبہ) مگر اسی واسطے کہ معلوم کریں کہ کون تابع رہے گا۔ رسول کا اور کون پھر جائے گا الٹے پاؤں، اور البتہ یہ قبلہ ہے شاق و دشوار۔ مگر ان لوگوں پر جن کو راہ دکھائی اللہ نے (حکمت احکام کی) (۲)

پہلی آیت میں ان کا اعتراض نقل کر کے یوں جواب دیا گیا کہ شرق و غرب بلکہ جہات ستہ سب خدا کی ہیں۔ اس کو کسی خاص جہت سے خصوصیت نہیں۔ کیونکہ وہ ذات و جہت سے پاک ہے۔ وہ جس جہت کو چاہے قبلہ مقرر کر دے۔ ہمارا کام اطاعت ہے۔ دوسری آیت میں مذکور ہے کہ تحویل قبلہ اس واسطے ہوا ہے کہ ثابت و متزلزل میں تمیز ہو جائے۔

حوالہ جات: (۱).....البقرہ: ع ۱۷) (۲).....البقرہ: ع ۱۷)

صوفی، صوفی کی نظر میں

پہلی ملاقات

اقتباس از سلوک صادق

قسط نمبر 10

﴿ہمارے آقائے نعمت ﷫ صاحب تکوین بھی تھے﴾

﴿صاحب تکوین﴾ وہ ہوتا ہے کہ جو زبان سے نکلے وہ پورا ہو جائے۔ جیسے کہ سیدنا غوث اعظم جیلانی بغدادی قدس سرہ نے فرمایا:

قال اللہ تعالیٰ فی بعض کتبہ یا ابن آدم انا اللذی لا الہ الا انا اقول للشئی کن فیکون اطعنی اجعلک تقول للشئی کن فیکون۔ (فتوح الغیب)

یعنی اللہ تعالیٰ نے بعض کتابوں میں فرمایا ہے۔ اے آدم کے بیٹے میں ہوں اللہ وہ ذات کہ کسی بھی چیز کے متعلق فرماؤں کن یعنی ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔ اے آدم کے بیٹے (اے انسان) تو میری اطاعت کر تو میرا ہو جا تو میں تجھے ایسا دوں گا تو جس امر کے متعلق کہے گا ہو جا تو وہ اسی طرح ہو جائے گی۔

نیز فتوح الغیب میں سیدنا غوث اعظم جیلانی قدس سرہٗ نے فرمایا:

ثُمَّ یُرَدُّ عَلَیْکَ التکوین فتکون باذن اللہ۔

اے عبادت گذار بندے پھر تجھ پر مقام تکوین آئے گا کہ تو باذن اللہ وہ کام سر انجام دے گا تو امور تکوینیہ میں تصرف کرے گا۔

ہمارے آقائے نعمت خواجہ کوٹلوی قدس سرہٗ بھی اس مقام تکوین پر فائز تھے۔

﴿واقعہ نمبر۱﴾ فقیر اندازاً ۵۸ سال خدمت میں حاضر ہوتا رہا پہلے اندازاً تیس سال تک بسوں اور ریل گاڑی پر حاضری ہوتی رہی ازاں بعد ایک دن ہمارے محلے کے ایک عقیدت مند شیخ عبدالرشید نے گاڑی (کار) خریدی اور مجھ سے کہا کہ اس گاڑی پر کوٹلی شریف چلیں۔ میں بڑا خوش ہوا اور ہم اس کار پر سوار ہو کر حاضر ہوئے تو دو تین دن فرمان جاری ہوتا رہا کہ اب فلاں مسجد جاؤ، اب فلاں مسجد جاؤ جب واپسی کا پروگرام بنا تو سرکار نے فقیر پُرتقصیر کو سامنے بٹھایا اور فرمایا کہ سفر بھی کافی دور دراز ہے اور بڑھاپا بھی شروع ہو گیا ہے لہٰذا اب اللہ تعالیٰ ایسا ہی سبب بنائے (کار والا) تو آیا کریں۔ اس فرمان کی یہ برکت ہوئی کہ زاں بعد فقیر ایک بار بھی نہ کسی بس پر نہ ریل گاڑی پر حاضر ہوا بلکہ اندازاً تیس سال ہو چکے ہیں جدھر جانا ہو گاڑی (کار) موجود ہوتی ہے۔ والحمد للہ رب العالمین۔

﴿واقعہ نمبر۲﴾ محترم بزرگ حاجی محمد اشرف صاحب مرحوم مغفور ہمارے دادا پیر قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں میں سے تھے کافی معمر تھے ان کو سرکار نے فرمایا کہ سرہند شریف حاضری کیلئے درخواست دے دو۔ انہوں نے درخواست دے دی پھر فرمایا کہ حج کے لئے بھی درخواست دے دو۔ انہوں نے حج کیلئے بھی درخواست دے دی جو کہ منظور ہو گئی سرکار نے ان کو حج کیلئے روانہ کر دیا اور جب وہ حج کر کے واپس آئے تو پتہ چلا کہ سرہند شریف کی درخواست منظور ہو گئی ہے لیکن تاریخ آنے سے پہلے حاجی صاحب مرحوم کا وصال ہو گیا وہ فوت ہو گئے۔ (باقی صفحہ 29 پر)

مسلمان عورت کیلئے ضروری احکامات

قرآن و سنت کی روشنی میں

ثوبیہ بخاری ایم فل علوم اسلامیہ جی سی یونیورسٹی فیصل آباد

ایک ہدایت یافتہ مومنہ حتی الامکان مردوں کے ساتھ آزادانہ میل جول سے اجتناب کرتی ہے نہ تو وہ اس کی خود کوشش کرتی ہے اور نہ دوسروں کی ہمت افزائی کرتی ہے۔ وہ سیدہ فاطمہ اور اُمہات المومنین، سلف صالحین کی خواتین صحابیات اور ان کی اتباع کرنے والیوں کی پیروی کرتی ہے جو راہ مستقیم پر اخلاص کے ساتھ چلتی رہی ہیں۔

ایک مسلمان عورت ان نقصانات اور مضر اثرات سے خوب واقف ہے جو مردوں اور عورتوں کے آزادانہ اختلاط کے نتیجے میں پیدا ہو رہے ہیں۔ اب مغربی معاشرے کے سامنے بھی جو مردوں اور عورتوں کے آزادانہ میل جول کو وسیع پیمانہ پر پھیلاتا رہا ہے۔ یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ اس کے نتیجے میں ان کے یہاں تعلیم کا معیار گر گیا ہے۔

امریکہ میں بھی 170 جامعات کے کچھ شعبوں میں غیر مخلوط تعلیم کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ انہوں نے ایسا اس لئے کیا ہے کہ مخلوط تعلیم کے مضر اثرات کو انہوں نے محسوس کر لیا ہے، حالانکہ ان کے معاشرہ میں زندگی کے ہر شعبے میں آزادانہ اختلاط موجود ہے۔ آزادانہ اختلاط کے نقصانات اتنے زیادہ ہیں کہ ان کا شمار نہیں کیا جا سکتا لیکن یہ ساری باتیں اسلام کی حکمت کی طرف اشارہ کرتیں ہیں۔

وہ غیر محرم مردوں کے مصافحہ نہیں کرتی

یہ ایک فطری بات ہے کہ جب ایک مومنہ مردوں سے آزادانہ میل جول سے اجتناب کرتی ہے تو رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات اور آپ کے اسوہ کی روشنی میں وہ غیر محرم مردوں سے مصافحہ بھی نہیں کر سکتی اُم المومنین حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔

جب مومن عورتیں آپ ﷺ کے پاس ہجرت کر کے مدینہ آتیں تو آپ ﷺ ان کو قرآنی آیت کی روشنی میں امتحان اور آزمائش سے گزرنے کا موقع دیتے۔

ارشاد ہے:

اے ایمان والو! جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو ان کا امتحان کر لیا کرو۔ (۱)

جو اس شرط پر پورا اترتیں ان کی بیعت آپ لے لیتے پھر آپ ان مومنات سے جو اقرار کر لیتیں، حضرت عائشہ ؓ کے بیان کے مطابق آپ ارشاد فرماتے:

اب تم جا سکتی ہو۔ میں نے تمہاری بیعت قبول کر لی ہے۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ کبھی عورتوں کے ہاتھ سے مس نہیں ہوا تھا۔ آپ ﷺ صرف الفاظ سے ان کی بیعت لیتے تھے۔ آپ ﷺ عورتوں سے بیعت لیتے وقت صرف وہی شرط رکھتے ہیں۔ جس کا حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا تھا جب آپ ﷺ بیعت لے لیتے تو فرماتے:

''میں نے تمام کلمات کے مطابق تمہاری بیعت قبول کر لی ہے۔'' (۲)

وہ محرم کے بغیر سفر نہیں کرتی

عورتوں سے متعلق اسلامی احکامات میں سے ایک حکم یہ ہے کہ وہ محرم رشتہ دار کے بغیر سفر نہیں کرسکتیں، اس لئے کہ سفر مشقت بمصیبت اور خطرات سے پُر ہوتے ہیں اور ایک عورت کے لئے ممکن نہیں کہ وہ تمام مشکلات کا تن تنہا مقابلہ کرسکے اور اپنی حفاظت اور اپنا خیال خود رکھ سکے۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو محرم کے بغیر تنہا سفر کرنے سے منع فرمایا ہے اور اس سلسلے میں متعدد احادیث وارد ہوتی ہیں۔ بخاری شریف میں ہے:

''عورت بغیر محرم کے تین دن سے زیادہ کا سفر نہ کرے۔'' (۳)

صحیح مسلم میں ہے: ''وہ عورت جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے اس کے لئے جائز نہیں کہ تین دن سے زیادہ کا سفر محرم کے بغیر کرے۔'' (۴)

اس باب میں بہت سی احادیث مروی ہیں لیکن جو احادیث بیان ہو چکیں، تفہیم مسئلہ کے لئے وہ کافی ہیں۔ یہ ساری حدیثیں اس بات کی تائید میں ہیں کہ عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے اس طرح، ایک مسلمان عورت اللہ تعالیٰ کی سچی اطاعت شعار ہوتی ہے جو اس کے احکام کی اتباع کرتی ہے اور جس چیز سے اس نے منع کیا ہے اس سے باز رہتی ہے نیز اس کے سارے احکامات کو خوش دلی سے قبول کرتی ہے۔

جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

قسم ہے زمانے کی کہ انسان بڑے خسارے میں ہے۔ مگر جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو اعتقاد حق کی فہمائش کرتے رہے اور ایک دوسرے کو پابندی کی فہمائش کرتے رہے۔ (۵)

حوالہ جات:

(۱)..... صحیح مسلم (۱۳۳۸،۴۱۴)
(۲)..... صحیح بخاری (۱۰۸۶)
(۳)..... صحیح بخاری الکتاب التفسیر
(۴)..... سورۃ الممتحنہ: ۱۰
(۵)..... سورۃ العصر
(مثالی عورت: از محمد علی الہاشمی)

بقیہ: تسبیحات فاطمہ رضی اللہ عنہا

سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی عبادت کو یاد کرو، دن بھر شوہر اور بچوں کی خدمت کرتی تھیں، پانی بھرنا، چکی پیسنا، جھاڑو دینا، یہ سب کام خود انجام دیتی تھیں گھر میں کوئی لونڈی یا غلام نہیں تھا دن بھر تھکی ہوئی رہتی تھیں مگر جب رات آتی خاتون جنت اپنا چٹائی کا مصلیٰ بچھا کر نماز کی نیت باندھتی تھیں اور ایسے ذوق وشوق کے ساتھ نماز پڑھتی تھیں کہ کبھی کبھی ایک ہی سجدے میں صبح ہو جاتی تھی۔ یہ نفل نمازوں کا حال تھا۔

آج ہم فرض نمازوں کو بھی بے دریغ قضا کر دیتے ہیں اور پھر اللہ و رسول کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں جو حقیقت میں بالکل غلط ہے۔ ہم اللہ کی نافرمانی بھی کرتے ہیں اور پھر اس کی محبت کا دعویٰ بھی کرتے ہیں، یہ محال بات ہے اور بالکل ہی نرالا دھندا ہے اگر ہماری محبت سچی ہوتی تو ہم ضرور اس کے فرماں بردار ہوتے..... کیونکہ انسان کو جس سے محبت ہوتی ہے ضرور اس کا فرماں بردار ہوتا ہے۔ سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا گھریلو کام کاج کے باوجود اس قدر عبادت بھی کرتی تھی۔

رسول اللہ ﷺ کی نظر میں

ازواج مطہرات کی قدر و منزلت

(نور سرمدی سے)

رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کو جو مقام دیا تاریخ میں اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ اگر آپ ﷺ کسی رات ایک زوجہ محترمہ کے پاس اس کی خیریت دریافت کرنے کے لئے تشریف لے جاتے تو دوسری ازواج مطہرات کے پاس بھی جاتے۔ آپ ﷺ رہن سہن میں ازواج مطہرات کے ساتھ ایک جیسا برتاؤ فرماتے۔ آپ ﷺ کی بے مثال مروت کا ہی نتیجہ تھا کہ ازواج مطہرات میں سے ہر ایک اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے سب سے زیادہ قریب سمجھتی تھی۔

جو چیز انسان کے بس میں نہ ہو وہ اس کے کرنے کا مکلف بھی نہیں ہوتا۔ چونکہ انسان اپنے دلی جذبات کے بارے میں بے بس ہوتا ہے، اسی لئے رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج مطہرات کے درمیان باریاں مقرر کر کے برابری کرنے کے باوجود اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے ہوئے فرماتے: ''یا اللہ جو برابری میری بس میں تھی وہ میں نے کر دی اور جس بات پر آپ قادر ہیں، لیکن میں قادر نہیں اس پر مجھے ملامت نہ کیجئے۔''

یہ کس قدر لطف و کرم، نرم مزاجی اور اعلیٰ ظرفی ہے! کیا آپ لوگ اپنی اولاد کے ساتھ برتاؤ میں اتنی باریکیوں کا خیال رکھتے ہیں؟ مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کی طرف سے اس سوال کا جواب نفی میں دوں، بلکہ اس کا جواب ہزار بار نفی میں ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ اگر ہم اپنے جذبات کے اظہار پر قابو پالیں تو اسے باعث فخر اور قوت ارادی کے مضبوط ہونے کی نشانی خیال کرتے ہیں اور بعض اوقات بڑے فخر سے اس کا اظہار بھی کرتے ہیں لیکن رسول اللہ ﷺ ازواج مطہرات میں سے کسی ایک کی طرف کچھ زیادہ قلبی میلان ہونے کے احتمال پر بھی اپنے پروردگار سے معافی مانگ رہے ہیں۔

آپ ﷺ کی نرم دلی اور آداب کی رعایت ازواج مطہرات کے دلوں میں سرایت کر چکی تھی۔ (آپ ﷺ کی جدائی سے ان کے قلب و وجدان پر کبھی نہ مندمل ہونے والا زخم لگا۔ اگر اسلام میں خودکشی حرام نہ ہوتی تو شاید وہ اس کے لئے بھی تیار ہو جاتیں۔ آپ کی مفارقت کے بعد دنیا ان کے لئے غم کدہ اور اجنبی بن گئی۔

درحقیقت آپ ﷺ تمام عورتوں کے حق میں باوقار اور نرم مزاج تھے اور دوسروں کو بھی یہی طرز عمل اپنانے کا حکم فرماتے۔ آپ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ اس رویے کو عملاً اپنا کر دکھایا، جس کی مثال درج ذیل واقعہ ہے۔ جسے امام بخاری رحمہ اللہ نے محمد بن سعد عن ابیہ سعد بن ابی وقاص کی سند سے نقل کیا ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

ایک مرتبہ چند عورتیں رسول اللہ ﷺ سے بلند آواز میں بہت زیادہ باتیں پوچھ رہی تھیں کہ اسی اثنا میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجلس میں حاضری کی اجازت چاہی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر تمام عورتوں نے جلدی سے پردہ کر لیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حاضری کی اجازت دی تو وہ اندر داخل ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کو ہنستے ہوئے پایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! اللہ تعالیٰ آپ کو ہنستا رکھے۔ آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مجھے ان عورتوں پر حیرت ہے۔ جو تمہاری آواز سن کر فوراً پردے میں چلی گئی ہیں۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ''آپ اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ آپ سے ڈرا جائے۔'' پھر وہ عورتوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے کہا: ''اے اپنی جان کی دشمنو! کیا تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ ﷺ سے نہیں ڈرتیں؟ اس پر ان عورتوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: ''آپ رسول اللہ ﷺ سے زیادہ سخت مزاج ہیں۔''

حقیقت میں حضرت عمر سخت گیر یا درشت مزاج نہ تھے۔ بلکہ وہ عورتوں کے ساتھ نرم مزاجی سے پیش آتے تھے، لیکن جس طرح اگر حسین ترین شخص کا موازنہ حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ کیا جائے تو وہ بدصورت دکھائی دے گا، اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نرم مزاجی حضور ﷺ کی بردباری اور نرم مزاجی کے مقابلے میں درشت مزاجی محسوس ہوئی ہے۔ چونکہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی کا موازنہ نہیں کیا جا سکتا، اس لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سختی حقیقی نہ تھی بلکہ اضافی تھی۔ چونکہ ازواج مطہرات رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کی عادی ہو چکی تھیں، اس لئے انہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اخلاق میں سختی دکھائی دی۔ باوجود اس کے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مستقبل میں رسول اللہ ﷺ کی خلافت کے اہل بننے والے تھے اور جب انہوں نے عملاً خلافت کا کام سنبھالا تو انبیائے کرام کے بعد سب سے بہتر اسوہ پیش کیا۔ کیونکہ حق اور انصاف کی جستجو آپ کی فطرت میں ودیعت تھی اور آپ حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والی شمشیر براں تھے۔ ان کے اسی مخصوص مزاج نے انہیں منصب خلافت کا اہل بنایا۔ بعض لوگ اسے سختی خیال کرتے ہیں، لیکن درحقیقت یہی مخصوص مزاج امور خلافت کو کامیابی کے ساتھ سرانجام دینے میں آپ کا ممد و معاون ثابت ہوا۔

جنرل نالج

☆......پانی کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا دریا دریائے یمزن ہے

☆......عمر و خیام کو یورپ میں فلسفے اور ہیئت کا امام تسلیم کیا جاتا ہے۔

☆......پاکستان اور لندن کے وقت میں پانچ گھنٹے کا فرق ہے۔

☆......چاول سب سے زیادہ پاکستان میں پیدا ہوتا ہے۔

☆......روزے فرض ہونے کا حکم سورہ بقرہ میں آیا ہے۔

☆......قبلہ ''حضرت صاحب'' کا لقب حضرت خواجہ محمد صادق صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ آپ نے اپنی زندگی میں سینکڑوں مساجد تعمیر کروائیں۔ آپ کا مزار مبارک خانقاہ فتحیہ گلہار ضلع کوٹلی آزاد جموں وکشمیر میں ہے۔ مکاتیب الفردوس آپ کے خطوط کا مجموعہ ہیں جن سے لوگ آج بھی راہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ آپ کے فرزند ارجمند حافظ محمد زاہد الصدیقی البکری مدظلہ سجادہ نشین ہیں اور ہزاروں لوگوں کو دینی و دنیاوی راہنمائی دے رہے ہیں اور تعمیر مساجد اور مدارس کے خوبصورت سلسلہ کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ آپ کے والدین کا مزار مبارک خانقاہ سلطانیہ کالا دیو جہلم میں ہے۔

عبادت کی برکت

تحریر: عبدالمجید شاہد۔ فیصل آباد

ایک شخص نے ایک غلام، غلام نے مالک سے کہا کہ: اے آقا میں آپ سے تین شرطیں چاہتا ہوں۔ پہلی شرط یہ ہے کہ جب نماز کا وقت آ جائے تو آپ مجھے نہ روکیں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ آپ مجھ سے دن کو خدمت لیں اور رات کو مجھے چھٹی دیں۔ تیسری شرط یہ ہے کہ میرے لئے ایک کوٹھری مقرر کر دیجئے۔ کہ جس میں میرے بغیر کوئی دوسرا داخل نہ ہو۔ آقا نے یہ سب شرطیں منظور کر لیں۔ اس غلام نے مکان کا چکر لگایا اور ایک ویران کوٹھری کو پسند کیا۔ آقا نے کہا کہ تم نے یہ ویران کوٹھری کیوں پسند کی ہے۔ اس نے کہا کہ اے میرے سردار آپ کو معلوم نہیں کہ ہر ویران مقام اللہ کے ذکر سے آباد ہو جاتا ہے۔ چنانچہ وہ غلام رات کو اس کوٹھری میں رہنے لگا۔ اتفاقاً اس کے آقا نے ایک رات شراب اور ناچ گانے کی مجلس منعقد کی۔ تو جب آدھی رات ہوئی تو اس کے دوست چلے گئے تو غلام کا مالک اُٹھا اور گھر کا چکر لگایا۔ جب غلام کے حجرے کی چھت پر پہنچا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک نور کی قندیل ہے جو اوپر سے نیچے کو لٹکی ہوئی ہے اور وہ غلام سجدے میں دعا اور مناجات کر رہا ہے۔

مالک صبح تک اس منظر کا نظارہ کرتا رہا اس کے بعد وہ قندیل آسمان پر چلی گئی اور چھت بند ہو گئی۔ مالک نے یہ واقعہ اپنی بیوی سے بیان کیا۔ جب دوسری رات آئی تو مالک اور اس کی بیوی حجرے کی چھت پر پہنچے۔ دیکھا کہ قندیل لگی ہوئی ہے اور غلام سجدے میں سر رکھے ہوئے مناجات کر رہا ہے۔ اگلے دن میاں بیوی نے غلام کو بلایا۔ اس سے کہا کہ تو اللہ کے واسطے آزاد ہے تا کہ تو اللہ پاک کی عبادت کے لئے فارغ ہو جائے۔ جس سے تو معذرت کرتا تھا۔ پھر ان دونوں نے اسے اس کی کرامتوں کے بارے میں آگاہ کیا۔ جو انہوں نے گذشتہ رات اپنی آنکھوں سے دیکھی تھیں۔ غلام نے یہ سن کر دونوں ہاتھ اٹھائے اور کہا کہ اے میرے معبود میں نے تجھ سے دعا کی تھی کہ میرا راز اور پردہ کسی پر نہ کھولیو اور میرا حال ظاہر نہ کیجو۔ اب جب تو نے اس راز کو فاش کر رہا ہے تو میری روح قبض کر کے اپنے پاس بلا لے چنانچہ وہ اسی وقت اپنے خالق حقیقی سے جاملا۔

جنرل نالج

☆......زیارت کوئٹہ ڈویژن میں واقع ہے۔

☆......غار حرا کی لمبائی چار گز جبکہ چوڑائی پونے دو گز ہے۔

☆......سب سے تیز رفتار جانور چیتا ہے۔

☆......سب سے قدیم درخت صنوبر ہے۔

☆......چاند پر پانی نہیں ہے

☆......حکیم الامت کا لقب مفتی احمد یار نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ آپ نے قرآن کریم کی تفسیر نعیمی لکھی، آپ کا مزار مبارک گجرات میں ہے۔

عہد نبوی میں خواتین کی معاشی سرگرمیاں
(عصر حاضر میں استفادہ کی صورتیں)

موصولہ محبوب ☆ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس (ڈین عربی وعلوم اسلامیہ، جی سی یونیورسٹی فیصل آباد)

Abstract:

"In the reign of Hazrat Mohammad(ﷺ) the best practical pattern of Muslim woman appears before and it is proved that like other fields of life women also participated in the economic field according to the urgency of time By using the different proper means of attainment of economy they tried to having legitimate sibsistence by this two important and for the family in the absence of guardian or in the time of poverty and second in attainment of high position by giving charity in the way of Allah through own economic trade the pattern of that Muslim women is a guideline for this age of women"

Keywords: Economy. Legitimate, Charity, Attainment, Trade.

اسلام ایک عالمگیر اور ہمہ گیر دستور حیات ہے انسان کا کوئی پہلو ایسا نہیں خواہ وہ انفرادی ہو یا اجتماعی، سیاسی ہو یا اخلاقی، معاشرتی ہو یا معاشی جس کے متعلق دین اسلام میں اصول رہنمائی موجود نہ ہوں۔ انسان کی زندگی میں معاشی معاملات کی اہمیت کی وجہ سے دین اسلام نے مضبوط بنیادوں پر استوار نظام معیشت متعارف کروایا اور معیشت کے بارے میں اولین بنیادی حقیقت، جسے قرآن نے بار بار بیان کیا، یہ ہے کہ وہ تمام ذرائع و وسائل جن پر انسان کی معاش کا انحصار ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیدا کیے ہوئے ہیں اور وہ تمام ذرائع وسائل انسان کے لئے نافع ہیں۔

ارشاد خداوندی ہے:

''وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو ہموار و پست بنایا تو اس کے رستوں پر چلو پھرو اور اللہ کا دیا ہوا رزق کھاؤ اور تم کو اسی کے پاس قبروں سے اٹھ کر جانا ہے۔''(۱)

قرآن مجید میں متعدد مقامات پر کسب معاش کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے اور انسان کو حصول رزق کی تاکید فرمائی گئی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(اور ہم نے تمہارے لئے زمین میں معیشت کے سامان بنائے۔)(۲)

ارشاد ربانی ہے:

(پس جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل (رزق تلاش کرو۔)(۳)

اسی طرح رسول اکرم ﷺ کا اسوہ، آپ ﷺ کی تعلیمات ہمیں بھرپور معاشی جدوجہد کی ترغیب دیتی ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

(بے شک سب سے عمدہ کھانا ہے جو انسان اپنی کمائی سے کھائے۔)(۴)

حضرت براءؓ بن عازب سے روایت ہے کہ:

(نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ آدمی کی سب سے پاکیزہ کمائی کون سی ہے؟)

فرمایا: "آدمی کا اپنے ہاتھ سے کمانا اور ہر وہ تجارت جو نیکی اور بھلائی پر مشتمل ہو۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(اگر کوئی لکڑی کا گٹھا باندھے پھر اسے اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے اور اسے بیچ دے تو یہ اس کا یعنی انسان کا کسب معاش کے لئے کوشش کرنا اس کی عزت نفس کی حفاظت ہے۔)(۶)

حضرت مقدام سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(کسی شخص نے اس شخص سے بہتر کمائی نہیں کھائی ہوگی جو خود اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتا ہو۔ اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام بھی اپنے ہاتھ سے کام کر کے روزی حاصل کرتے تھے۔)(۷)

اسی طرح آپ ﷺ نے اپنے عمل کے ذریعے بھی کسب معاش کی ترغیب دلائی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں اس پر آپ ﷺ کے صحابہ نے پوچھا اور آپ ﷺ نے بھی؟ فرمایا: کہ ہاں میں بھی مکہ والوں کی بکریاں چند قیراط کی اجرت پر چرایا کرتا تھا۔)(۸)

آپ ﷺ کے عمل اور ارشادات سے واضح ہوتا ہے کہ حصول رزق کیلئے پوری جدوجہد کرنی چاہئے۔ ارشاد خداوندی ہے:

(اور البتہ تحقیق ہم نے تم کو زمین میں رہنے کی جگہ دی اور ہم نے تمہارے لئے اس میں سامان معیشت پیدا کئے۔ تم میں سے کم لوگ شکر ادا کرتے ہیں۔)(۹)

یہ آیت ثابت کرتی ہے کہ دین اسلام نے وسائل رزق صرف مردوں کے لئے مخصوص نہیں کئے۔ یہی وجہ ہے کہ عہد نبوی ﷺ میں مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین نے بھی کسب معاش کی کوششیں کی اور معاشی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیا۔ اگرچہ دین اسلام نے کسب معاش کے لئے دوڑ دھوپ اور تگ و دو مرد کے ذمہ عائد کی ہے اور عورت کو گھر کے اندرونی نظام کی ذمہ داری سونپی ہے۔ تاہم کسب معاش عورت پر حرام نہیں بشرطیکہ وہ ضابطے کی پابندی کرے۔

اقوال زریں

☆......انسان کی نجات دین کی اتباع میں اور اس کی ہلاکت دین کی مخالفت میں ہے۔ (داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ)

☆......جس کام میں نفسانی غرض آجائے اس سے برکت اٹھ جاتی ہے۔ (داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ)

☆......نفس کی مثال شیطان کی سی ہے اور اس کی مخالفت عبادت کا کمال ہے۔ (داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ)

☆......صوفی وہ ہے جس کے ایک ہاتھ میں قرآن مجید اور دوسرے ہاتھ میں سنت رسول ﷺ ہے۔ (داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ)

☆......مسلسل عبادت سے مقام کشف و مشاہدہ ملتا ہے۔
(داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ)

اسلام اور ملک پاکستان کی محبت (افسانہ)

عروج اکرم فرسٹ ائیر

بیٹا! میری آخری رسومات میرے مذہب کے مطابق ادا کرنا۔ یہ میری تم سے التجا ہے۔ ورنہ میری ضمیر پر بوجھ رہے گا۔ میں نے اپنی جان ہندوؤں، سکھوں کے عتاب سے بچانے کے لئے خود کو غیر مسلم ظاہر کیا۔ اور تمہارے باپ سے شادی کر لی۔ اور بلونت کور بن کر زندگی گزارنے لگی۔ مگر میں کبھی اپنے مذہب کو بھول نہ پائی۔ اور چھپ چھپ کر اپنی عبادت کرتی اور اللہ سے التجا کرتی کہ وہ مجھے میری بزدلی، کم ہمتی، کم ایمانی پر معاف کر دے۔

بے شک خود کو بچانے کے لئے میں نے خود کو اپنے مذہب سے پھیر دیا۔ مگر میرے عمل کے لئے میرا اللہ گواہ ہے کہ میں نے کبھی بھی اپنے مذہب کے احکامات سے روگردانی نہ کی۔ بیٹا! تو میری آخری خواہش پوری کرنا اور میری آخری رسومات اسلام کے مطابق ادا کرنا۔ اگر میں پاکستان میں ہوتی تو آج اپنے مذہب پر ہوتی اور رادھا اپنی ماں کو یوں گڑگڑاتے دیکھ سوچنے لگی کہ نجانے یونہی کتنی عائشہ، فاطمہ کو بلونت کور بن کر زندگی گزارنی پڑی ہو گی۔ ان لوگوں نے کتنی قربانیاں دیں۔ ایک پاک وطن حاصل کرنے کے لئے۔ ایک پاکیزہ ماحول حاصل کرنے کے لئے۔ مگر وہ جانتی تھی اُس کی ماں کی آخری خواہش کبھی پوری نہ ہو گی!!

ماں میں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ میں جان گیا ہوں آج کہ میں اتنا عرصہ موجودہ زمانے کے لئے نا قابل عمل مذہب کی پیروی کرتا رہا۔ ماں میں تجھ سے بھی التجا کرتا ہوں، ماں اپنے اصل کو پہچان، یہ جان لو کہ ہماری آخرت میں کامیابی اس میں ہے کہ ہم اللہ کے اصل احکامات کو پہچانیں اور اس کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے آخری مکمل دین پر ایمان لے آئیں۔

مگر میں اس دین کو نہیں مانتی۔ ہمارے باپ دادا بھی عیسائیت کے مذہب کو ہی مانتے تھے۔ ہم اپنے باپ دادا کے مذہب سے روگردانی نہیں کر سکتے۔ ان کو معاشرے میں آج بھی جانا جاتا ہے۔ ہماری معاشرے میں عزت ہے تو ان کی وجہ سے، بس میں تمہیں کہتی ہوں کہ تم بھی یہ مذہب چھوڑ دو، یہ مسلے کسی کے نہیں ہوتے۔ وقت پڑنے پر تو یہ اپنے باپ تک کو بھول جاتے ہیں۔ مگر ماں! میں اس سب کو نہیں مانتا میں جان چکا ہوں کہ یہی صحیح مذہب ہے۔ اور آج سے میرا نام ابراہیم ہے۔

ابراہیم کو اس کے گھر والوں نے دھوکے سے شہید کر دیا۔ یہ کہہ کر اپنے ساتھ رکھا کہ ہم بھی اسلام قبول کر چکے ہیں اور موقع پاتے ہی اُسے اُس کے صحیح قدم پر سزا دے ڈالی اور اسلامی ملک پاکستان کے رکھوالوں نے جو کہ اسلامی احکامات پر عمل کرتے ہیں، کوئی بھی ردعمل ظاہر نہ کیا، اور دوسرے بہت سے غیر مسلم جوانوں پر شاید یہ واضح کر دیا کہ ابراہیم نے اسلام قبول کر کے غلطی کر لی تھی!!!

جلدی سے کلمہ پڑھ لو۔ جلدی کرو، یا پھر کلمہ پڑھے بغیر ہی اوپر جانے کا ارادہ ہے۔ مگر بھائی میری غلطی کیا ہے۔ میں نے کیا کیا ہے جو تم مجھے مار رہے ہو، تمہاری غلطی یہ ہے کہ تم مسلمان ہو۔ اور دوسری اور سب سے بڑی غلطی یہ ہے کہ پاکستانی ہو۔ اور ہم پاکستانیوں کو خوشحال، مطمئن نہیں دیکھ سکتے۔ اور تمہیں مار کر ہم جنت

میں پہنچادیں گے۔ چلو جنت میں جا کر عیش کرو.....ایک اور بے گناہ کا خون۔ کوئی قدم جو اُٹھایا گیا۔ نہیں، "مگر" بہت سے وعدے جو دہرائے گئے پھر سے۔ یہ ہمارے بہت سے آباؤ اجداد کی بہت سے قربانیوں سے حاصل ہونے والے ملک کے حالات ہیں۔ یہ اسلام کے احکامات نہیں ہیں۔ بے شک نہیں ہیں۔ یہ کس مذہب کے احکامات ہیں؟؟؟؟ یہ کس مذہب کے پیروکار ہیں؟؟؟؟

پہلا اسلامی ایٹمی ملک ہونے کی وجہ سے پاکستان دنیا کے دوسرے ستاون ممالک کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ مگر کیا وجہ ہے کہ پاکستان دوسرے اسلامی ممالک کے مقابلے میں امن میں اُن سے قدرے پیچھے ہے۔

ہمارے آباؤ اجداد کی قربانیاں ، ہمارے مسلمان ہندوستانی رہنماؤں کی کوششیں بے کار کیوں جا رہی ہیں؟؟؟؟ مفکرین ومفسرین کے مطابق اس کی اہم وجہ یہ ہے کہ ہم اپنے اسلامی آئین میں موجود قوانین کو صرف سننے سنانے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ مگر اسے عملی طور پر اپنے اسلامی ملک میں لاگو کرنے کی کوشش نہیں کی۔

ہمیں اپنے کشمیری بھائیوں ، بہنوں کی مدد کرنا ہے۔ اور ان کی قربانیوں کو بے دریغ نہیں جانے دیں گے۔ ان کو ان کی خواہشوں کے مطابق صحیح معنوں میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کو رہنے کے قابل بنانا ہے۔ مسلمانوں کو۔ عمر رضی اللہ عنہ کی خلافتِ طرز پر حکومت قائم کر کے اسی سے ہم بنا سکتے ہیں یقیناً ایک ایسا پاکستان ، جو ہماری آنے والی نسلوں کو ہم پر فخر کرنے کے قابل بنا دے۔

اور اصلاح کی شروعات:

"دنیا کو سنوارنے سے نہیں، ملک کو سنوارنے سے نہیں، صوبے کو سنوارنے سے نہیں۔ شہر کو سنوارنے سے نہیں بلکہ خود کو سنوارنے سے ہوتی ہے۔" کیونکہ ؎

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

"اقلیتوں کو اُن کے جو حقوق دلائے گئے، ان کو تحفظ دیں گے تو ثابت کر سکیں گے۔ کہ ان کا اسلام قبول کرنے کا عمل بالکل صحیح اور اصلاح پر مبنی ایک عمل ہے۔"

بقیہ: پہلی ملاقات

ازاں بعد سرکار نے حاجی حکم داد صاحب زیدہ شرفہٗ کو فرمایا کہ آپ حاجی محمد اشرف کی درخواست پر سرہند شریف حاضری دے آئیں وہ تیار ہو گئے چند احباب کا قافلہ تھا جن میں بلہ شریف والے صاحبزادہ صاحب بھی تھے ان کی واپسی پر فقیر ان سے ملا اور پوچھا کہ حاجی حکم داد صاحب حاجی محمد اشرف صاحب مرحوم کی درخواست پر کیسے چلے گئے وہ فرمانے لگے کہ جب ہم واہگہ بارڈر پر پہنچے اور پاسپورٹوں کی چیکنگ شروع ہوئی اور جب حاجی حکم داد صاحب سکھ افسر کے سامنے ہوئے وہ افسر کبھی فوٹو کو غور سے دیکھے اور کبھی حاجی حکم داد صاحب کے چہرہ کو بڑے غور سے دیکھنے لگ گیا تو ہم ڈر کر پیچھے ہٹ گئے کہ ابھی حاجی حکم داد صاحب گرفتار ہونے والے ہیں تو کہیں ہم بھی نہ پکڑے جائیں کیوں کہ حاجی حکم داد صاحب اور فوٹو میں بالکل نمایاں فرق تھا آخر کار سکھ افسر نے مہر لگا کر حاجی حکم داد صاحب کے حوالے کر دیا اور حاجی صاحب خراماں خراماں اندر چلے گئے۔ اللھم افض علینا من فیوضاتھم وبرکاتھم۔

زبان کیا کیا گُل کھلاتی ہے

عبدالمجید شاہد، فیصل آباد

زبان ایک خاص انسانی عضو ہے، یہ کیا کیا ادائیں اور کیا گل کھلاتی ہے، اس نے وہ کارنامے سرانجام دیئے کہ اور کسی کو وہ مقام نہ ملا، زبان ہی سے انسان کو جنت الفردوس جیسی عظیم نعمتوں کی سرفرازی ملے گی۔ اور اُس کے برعکس زبان ہی کے کرتوتوں کے باعث جہنم کی ہولناک سزاؤں کا ایندھن بننا پڑے گا۔

(۱)..... اس زبان کے بارے میں ہمارے معاشرے میں بہت سی عجیب باتیں مشہور ہیں۔ اُس کی زبان قینچی کی طرح چلتی ہے۔

(۲)..... اُس کی زبان بڑی دراز ہے۔

(۳)..... وہ بڑا بداخلاق ہے۔

(۴)..... وہ انسان دنیا کا بدبخت انسان ہے یعنی زبان کی بداخلاقی کے باعث۔

(۵)..... اللہ رب العالمین نے قرآن مجید فرقانِ حمید میں اپنے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عظیم صفت اخلاق جس میں زبان کا خاص کردار ہے۔ فرمایا: ''اور تمہارے اخلاق بڑے عالی ہیں۔''

زبان ہی سب سے بہترین اور بدترین حصہ ہے)

حضرت حکیم لقمان جس وقت غلام تھے۔ اُن کے آقا نے حکیم لقمان کو حکم دیا کہ اے غلام یہ بکری ذبح کرو۔ اور اُس کے گوشت کا بہترین حصہ ہمارے پاس لاؤ۔ آپ دل و زبان لے آئے۔ اسی طرح آقا نے کہا کہ بکری کو ذبح کرو اور گوشت کا بدترین حصہ ہمارے پاس لے آؤ۔ آپ ایک مرتبہ پھر وہی دل و زبان لے آئے۔ آقا نے اُس کی وجہ پوچھی کہ ایک ہی بہترین اور بدترین کیسے ہوگیا۔ حضرت لقمان علیہ السلام نے جواب دیا۔ اگر یہ دونوں دل و زبان درست ہو جائیں تو پورے بدن میں اُن سے بڑھ کر کوئی حصہ درست نہیں۔ اگر یہی خراب ہو جائیں تو اُن سے بڑھ کر بدن کا کوئی حصہ خراب نہیں۔

ہر شخص کی شخصیت، اس کے خیالات و جذبات اُس کی عقل فہم و شعور اور تہذیب کی پہچان کروانے کے لئے انسانی جسم میں جو عضو اہم ترین فرائض سرانجام دیتا ہے۔ اُسے زبان کہتے ہیں۔ اُس کی بہت اہم ذمہ داریاں ہیں جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک اپنا حکم فرمایا: اور نہیں کہتا انسان کوئی بات مگر یہ کہ اُس کے پاس نگہبان مقید موجود ہے، تیار ہے۔ یعنی ہماری بات لکھنے کے لئے نگہبان مقرر ہے جو اُس کا مکمل ریکارڈ رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانی جسم کے اس عضو پر نگہبان مقرر کر کے یہ واضح کر دیا کہ اس کا صحیح استعمال تمہارے لئے نفع و بہتری ہے۔ اگر اُس سے ذکر اللہ تعالیٰ ہو۔ خیر خواہی کی بات ہو۔ اب اگر اُس کا بے جا استعمال کیا۔ تب بھی نگہبان موجود ہے، وہ لکھتا رہے گا، مثلاً جھوٹ بولا، چغلی کی، غیبت کی، مکر و فریب کیا، دھوکہ دہی کے لئے استعمال کیا تو یہ استعمال تمہارے لئے بدترین اور وبالِ جان ہے۔

اللہ رب العالمین نے اپنی مخلوق کو بے شمار نعمتوں سے نوازا، انسان کو وہ نعمتیں دیں جو کسی اور مخلوق کے حصہ میں نہیں آئیں۔ انسان کو تمام مخلوق سے جدا عقل و فہم کی دولت کے ساتھ

ساتھ جیسی نعمت عطا کی۔ جس سے وہ بڑے بڑے کام کرسکتا ہے۔ وزن اٹھا سکتا ہے۔ خوبصورت چیزیں بنا سکتا ہے لیکن ہاتھ کی بھی ایک حد مقرر ہے۔ پاؤں دیئے، جس سے چل پھر سکتا ہے۔ آنکھ ہے، دماغ ہے، دل ہے۔ انسان کے جسم کا ان نعمتوں سے ہی حسن ہے۔ اگر ایک چیز بھی رہ جائے تو انسان خواہ کتنا ہی خوبصورت جاذبِ نظر ہو، لیکن داغدار ضرور کہلائے گا۔ انہی نعمتوں میں ایک نعمت اللہ تعالیٰ کی طرف سے زبان ہے۔ جس کی حد مقرر نہیں ہے جیسے مرضی استعمال کرو۔ لیکن حد مقرر کرنے کے لئے ربّ کائنات نے نگہبان مقرر کر دیا ہے تاکہ مالکِ کائنات کی نعمت کا صحیح استعمال ہو۔ ربّ ذوالجلال نے اُس کے فرائض بھی مقرر کر دیئے ہیں جس طرح آنکھ کے فرائض دیکھنا، کان کے فرائض سننا، زبان کے فرائض میں ذائقہ حاصل کرنا ہے۔ ذائقہ کی اقسام مختلف ہیں۔ ایک شیریں میٹھا، دل پسند، مزیدار، خوشنما اور دوسرا درشت کڑوا، بدمزہ یعنی زبان سے شیرینی، محبت، خلوص، اعتماد، حسن سلوک کے تعلق کی فضا قائم ہوتی ہے اور اس درشتی سے فتنے فسادات، حادثات، بے راہروی اور اللہ رب العالمین کے احکامات اور تعلیمات، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوری کی فضا قائم ہوتی ہے۔ اس لئے رب کائنات نے اس ترجمان پر ایک نگہبان مقرر کر دیا ہے جو ہر بات لکھتا ہے اور قائل کرتا ہے تاکہ انسان باخبر ہو کہ اُس کے دنیا میں زبان کے جو فرائض تھے پورے کئے یا نہیں کئے۔ اب اگر یہ انسان جو تمام مخلوق میں شان اور عقل والا ہے اپنا فرض ادا کرے تو دنیا میں بھی کامیاب اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کے قرب کا مستحق ہے۔ کتنی آسان سی بات ہے کہ سچ تمام خوبیوں کو روح اور جھوٹ تمام برائیوں کو پیدا کرتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرا مسلمان محفوظ ہو، یعنی دوسرا مسلمان بے سکون نہ ہو۔ خصوصاً زبان وہ عضو ہے جو دوسرے مسلمان بھائی کے لئے راحت و سکون بھی ہے۔ اور تباہ کرتے اختیار بھی ہیں، دوسرے بھائی کو تکلیف دینے کا باعث بھی۔ اس لئے زبان کے منفی استعمال کو آفاتِ زبان سے منسوب کیا جاتا ہے۔

اقوال زریں

☆......جو علم کو دنیا کمانے کے لئے حاصل کرتا ہے علم اس کے قلب میں جگہ نہیں پاتا۔ (حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ)

☆......جب کام زیادہ ہوں تو سب سے پہلے اس کام کو ہاتھ میں لو جو سب سے اہم ہے۔ (حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ)

☆......والدین کے چہروں پر محبت سے نظر کرنا بھی خدا کی خوشنودی کا موجب ہے۔ (خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ)

☆......خدا اور انسان کے درمیان ایک ہی حجاب حائل ہے جس کا نام نفس ہے۔ (خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ)

☆......یقین محکم، اتحاد اور تنظیم کے اصولوں کو اپنا لیجئے۔ آپ دنیا میں معتبر بن جائیں گے۔ (خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ)

﴿عزت حاصل کرنے کا نسخہ﴾

فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ. (سورۂ یٰسین: آیت ۸۳)

ترجمہ:......تو پاکی ہے اُسے جس کے ہاتھ ہر چیز کا قبضہ ہے اور اُسی کی طرف پھیرے جاؤ گے۔

اگر آپ لوگوں کی نظروں سے گر گئے ہو اور چاہتے ہو کہ آپ کی عزت قائم ہو جائے تو آپ مذکورہ آیت کو گیارہ (۱۱) مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر پھونک لو، ان شاءاللہ آپ کامیاب ہو جاؤ گے۔

صحت مند زندگی کیلئے غذا کا انتخاب

تحریر: شیخ ضمیر احمد (ایڈووکیٹ)

اچھی غذا کی وجہ سے جسم خود کو زہریلے مواد سے محفوظ رکھتا ہے اور اس سے سرطان، شریانوں کی سختی، بلڈ پریشر، امراض قلب، ہڈیوں کی کمزوری، بڑھاپا اور پستی جیسی شکایات دور رہتی ہیں۔ اچھی غذا کے ملتے رہنے سے جسم میں توازن اور ہم آہنگی برقرار رہتی ہے چنانچہ اس کی وجہ سے ہماری ذہنی ہم آہنگی اور جذباتی توازن بھی مستحکم اور برقرار رہتا ہے۔ اچھی غذا سے عمر بڑھتی ہے اور انسان زیادہ بہتر صحت اور توانائی کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے۔ چونکہ ہمارے ملک میں روغنی غذاؤں کا استعمال بڑھ گیا ہے اور اسی وجہ سے موٹاپے میں اضافہ ہوا ہے۔ چربی مردوں کے پیٹ اور خواتین کے کولہوں میں جمع ہوتی ہے۔ موٹاپے سے نجات کے لئے ضروری ہے کہ پرہیز کے ساتھ ساتھ ورزش کی بھی عادت ڈالنی چاہئے۔

لمبی عمر کے لئے ضروری ہے کہ آپ ایسی غذائیں کھائیں جس میں غذا کو خراب ہونے سے محفوظ رکھنے والے اجزا شامل ہوں۔ غذا میں ایسی توانائی ہونی چاہئے جس سے آپ کی روزانہ کی ضرورتیں پوری ہوں۔

ضروری غذائی اجزاء تازہ سبزیوں اور پھلوں سے ملتے ہیں۔ اس لئے کوشش یہی ہونی چاہئے کہ تازہ سبزیاں اور پھل کثرت سے کھائیں۔

لہٰذا ہماری غذا کا ان اشیاء پر مشتمل ہونا ضروری ہے۔

(1)...... ہلکے یا پکے ہوئے اناج۔

(2)...... کچی یا ابلی ہوئی سبزیاں۔

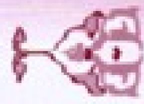
(3)...... تازہ پھل۔

(4)...... بغیر نمک کے مغزیات۔

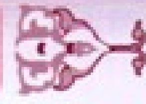
حکایت (حلم و حوصلہ)

بہت عرصہ پہلے کی بات ہے ایک بستی میں ایک بزرگ رہا کرتے تھے جہاں نیک لوگ موجود ہوتے وہیں پر کچھ ان کے بدخواہ بھی موجود ہوتے ہیں۔ اُس بزرگ کا بھی ایک بدخواہ تھا ایک دن یہ بزرگ کہیں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے انہیں سخت گالی دی یہ بزرگ وہاں سے اٹھ کر تشریف لے گئے وہ شخص بھی ان کے پیچھے پیچھے گالیاں دیتے ہوئے چل پڑا۔ جب یہ بزرگ گھر کے قریب پہنچ گئے تو اس شخص نے کہا کہ بھائی کچھ اور گالیاں رہ گئیں ہیں تو وہ بھی دے دو کیونکہ میرا گھر نزدیک آ گیا ہے اگر میری برادری والوں نے سن لیا تو وہ تمہیں ماریں گے۔

وہ شخص اس بزرگ کا حلم و حوصلہ دیکھ کر سخت شرمسار ہوا اور اپنے رویئے کی معافی مانگی اور کہا: مجھے کچھ نصیحت کریں۔ بزرگ نے فرمایا: حسن خلق میں وسعت پیدا کرو اور برائیوں سے دور رہو۔



ہیپاٹائٹس (یرقان)



1۔ ہلدی، ملٹھی، سونف ہم وزن کوٹ کر باریک چنے برابر گولیاں بنالیں۔ دو گولیاں دودھ، پانی یا لسی کے ساتھ ہر تین گھنٹے بعد کھانے سے قبل یا بعد، ہلدی پسی ہوئی نہ لیں۔ گولیوں کے بغیر پھکی بھی استعمال کرسکتے ہیں۔

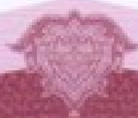
طریقہ تیار: 2۔ پھٹکڑی باریک ایک پاؤ، مولی کا پانی دوکلو، پھٹکڑی کڑاہی میں ڈال کراُوپر مولی کا پانی ڈالیں، آہستہ آہستہ یہ عمل کریں پھٹکڑی حل ہونے پراُتار کر سفوف کرلیں، نمی سے محفوظ رکھیں دواڑھائی چمچ دوائی دہی میں ملاکر صبح وشام لیں، جواہرمہرہ معمولی ملالیں تو بہتر نتائج نکلیں گے۔

3۔ سونٹھ 5 تولہ، نوشادر ٹھیکری 2 تولہ، مرچ سیاہ ایک تولہ، سنامکی 8 تولہ، ریوند عصارہ 4 تولہ، گل سرخ ایک تولہ تمام کوٹ کر چنے برابر گولیاں کھانے بعد گولیاں 3 عدد پانی کے ہمراہ لیں۔

پرہیز: مصالہ دار تلی ہوئی چیزیں، گرم اشیاء، روسٹ بروسٹ، چکن، پیپسی، کوک، شراب، پراٹھا، زیادہ مٹھاس

موافق غزائیں: کدو، توری، لوکی، شلجم، مولی، گاجر، دال مونگ، پھلوں کے جوس، فروٹ، پیدل چلیں، ہواخوری کریں، ہرنماز کے بعد 21 بارسورہ قریش اوّل آخر درودابراہیمی پڑھیں۔

(اقتباس.... مجھے شفا کیسے ملی)





2015

آرزوئے
R.ZOU.A

AJWA LAWN





Unique Crinkle Chiffon



Charismatic Noir

AJWA Textile (PVT) LTD. Faisalabad

www.facebook.com/AjwatextilePvtLtd
ajwa-textile.blogspot.com